

التعظيم والمنة في ان ابوي رسول الله ﷺ في الجنة

للشيخ العلامة جلال الدين  
عبد الرحمن بن ابي بكر السيوطي  
المتوفى سنة ٩١١هـ / ١٥٠٥ء

ترجمه و تحقيق

مفتي محمد خان قادري



والدين مصطفى جنتي ہیں

ALAHAZRAT NETWORK

اعلحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org



بند مقام الدین مصطفیٰ ۲



ترجمہ و تحقیق

تصنیف

امام جلال الدین سیوطی  
مفتی محمد خان قلاوی

حجاز پبلی کیشنز (مہور)

66	شعور و فہم	43	فہم کا تحصیل نہ کرنا
67	جاریہ مسلم کی شعور و فہم	44	فہم نہ کرنا کہہ سکتے
67	برائے کی سمجھ	45	فہم خیر کو نہیں
67	انہماک اور فہم	46	فہم نہ کرنا کہہ سکتے
67	فہم نہ کرنا کہہ سکتے	46	فہم نہ کرنا کہہ سکتے
68	انہماک اور فہم		
68	فہم نہ کرنا کہہ سکتے	49	فہم نہ کرنا کہہ سکتے
69	فہم		
70	فہم	51	فہم نہ کرنا کہہ سکتے
72	دوسرے طریقہ و اختصار		
73	فہم کی تحصیل	53	فہم نہ کرنا کہہ سکتے
		56	فہم نہ کرنا کہہ سکتے
74	فہم نہ کرنا کہہ سکتے	58	فہم نہ کرنا کہہ سکتے
75	فہم نہ کرنا کہہ سکتے		
76	فہم نہ کرنا کہہ سکتے	59	فہم نہ کرنا کہہ سکتے
77	فہم نہ کرنا کہہ سکتے	62	فہم نہ کرنا کہہ سکتے
78	فہم نہ کرنا کہہ سکتے		
81	فہم نہ کرنا کہہ سکتے	62	فہم نہ کرنا کہہ سکتے
82	فہم نہ کرنا کہہ سکتے	63	فہم نہ کرنا کہہ سکتے
85	فہم نہ کرنا کہہ سکتے	64	فہم نہ کرنا کہہ سکتے
85	فہم نہ کرنا کہہ سکتے	64	فہم نہ کرنا کہہ سکتے
85	فہم نہ کرنا کہہ سکتے	65	فہم نہ کرنا کہہ سکتے
85	فہم نہ کرنا کہہ سکتے	65	فہم نہ کرنا کہہ سکتے
		65	فہم نہ کرنا کہہ سکتے
		65	فہم نہ کرنا کہہ سکتے

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد وصیت امام جلال الدین سیوطی رحمت اللہ علیہ نے حکم دیا کہ دہریہ مسلمان  
**مسلک** ہے اور بہت قلیل رسائی تصنیف فرماتے ہیں میں سے یہ وہ ہے کہ اس  
 رسالہ میں انہوں نے اس کو امور پر غلطی کی تحقیقی سوانح کیا ہے۔

اس میں حدیث میں دہریہ **مسلک** کا زہر ہو کر اٹھانے والے کا ذکر ہے وہ ہر  
 گز موضوع نہیں، نواز سے نواز اس میں ضعف ہے اور حدیث ضعیف محتاج میں  
 متحمل ہوتی ہے۔ موضوع کہنے والوں نے ہر دہانہ دلیل و عقلی ذکر کی تھی اس نام کا  
 علی تجرید کر کے واضح کیا کہ یہ نام غیر موثر ہیں بلکہ تحقیق کے بعد کہتے ہیں۔

ولولا تفرجہ احکمت لہ اگر نہ کہہ دیتی فتوہ ہوتا تو میں اسے  
 بالحسن (المنظوم والعتاد) میں قرار دیت۔

یہ ہے نام نے اس حدیث، مسلمان رسالہ تشریف لائے المعنیفین  
 فی اعیانہ الاہلین الشریفین" بھی تحریر کیا ہے جس کا زہر دہریہ مسلمان  
 علی علیہ دیکھ، علم کا زہر ہو کر اٹھانے والا کے نام، شائع ہو چکا ہے۔

میں کے ساتھ ساتھ یہ بھی افکار کیا کہ خلاف نے ہر روایات بطور امتحان ذکر  
 کہیں اس میں ایسی عقل ہیں جن کی وجہ سے وہ قابل امتحان نہیں مگر روایت مسلم  
 ابن ابی وہاب کی نقل "کے متنی و سند" نام موصوف رحمت اللہ علیہ نے ہر  
 منظم کی ہے وہ اپنی کا صر ہے جسے چاہ کر یہ شرح مصدر ضعیف ہو جاتا ہے کہ یہی  
 روایت حدیث کو نام ہو گیا ہے "یہ فتوا آپ **مسلک** سے غلط ہی نہیں بلکہ دیکھ  
 فتوا غلط ہیں اور اگر یہ فتوا غلط بھی ہیں تو اس سے مراد چکا ہے "دیکھ گرائی مراد  
 نہیں۔

ہرگز نام رحمت اللہ علیہ آپ علی علیہ دیکھ، علم کے دہریہ فریبی کے  
 بنتی ہوئے، ایسے دہانے کا یہاں لائے ہیں جن کے رد کا گناہ بھی نہیں کیا جاسکتا

دیکھ رہا ہے کہ حضرت کی طرح ہم بھی یہی دھڑی **صلی اللہ علیہ وسلم** کے بارے میں جگہ امت کے سلسلہ میں علم کی ابراء و آثار کے دہکتے ہیں۔

۱۔ حضرت قریش کاٹھ پانی پانی پی جاتے تھے ۲۲۵ء راقطہ بنی کہ کھیت مہارک " و ما کان للنبی والذین آمنوا ان يستغفروا للمشركين الا بدۃ کے بارے میں کہنا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دھڑی کے بارے میں مثال بنی " لقا ہے۔

وما یقبل علی ان الایۃ نزلت فی  
آمنۃ ام النبی صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم وعہد اللہ لہ بئہ فلا  
یصلح منها شیء ولیس شیء  
منہا یمصلح ان یعارض  
ما ذکرنا فی القوۃ بحدیثھا  
(المظہری ص ۲۰۰)

۲۔ روایات بتاتی ہیں کہ یہ کھیت مہارک  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دھڑی  
اور دھڑی گری کے بارے میں مثال بنی  
ان میں سے کوئی بھی قتل متواہل نہیں  
اور نہ ہی ان میں اپنی خلاف امت  
کے عقائد کی حمایت ہے لہذا ان کی  
تذکرہ لازمی و ضروری ہے۔

کتاب کے ہر نئی کاغذ جان کرنے کے بعد لکھا ہے۔

فلا یجوز القول بكون ابوی  
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم مشرکین مستغنی بہذا  
الایۃ وقد صنف الشیخ الاجل  
جلال الدین سیوطی رخصی  
اللہ عنہ رسائل فی اثبات ایمان  
ابوی رسول صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم وجميع آبائہ

اس کھیت تذکرہ سے آپ **صلی اللہ علیہ وسلم**  
کے دھڑی کے شرک ہونے، متواہل  
ہونے میں "حدیث بزرگ عالم امام جلال  
رحمہ اللہ سیوطی رخصی اللہ عنہ نے آپ  
**صلی اللہ علیہ وسلم** کے دھڑی جگہ حضرت آدم  
علیہ السلام تک تمام آدمی اور امت کے  
انہی، حضور دہا کی قرآن کے ہی میں  
نے ان میں ہی سے ایک دہا چار کیا

وہی اہل آدم علیہ السلام ہے اس کا ہم متعلق کہ اہل اہلی  
وخلصت منہا رسالۃ سمینہا **عَنْ** ہے اس کا سہارہ غیہ رہے  
بشقیس آباء انہی علی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم لمن شاء  
فلیرجع الیہ النظری **عَنْ**

ہی علیہ وآلہ وسلم عن اصحاب الجحیم کے تحت جلف ہائل ذکر  
کرنے کے ہو گئے ہیں۔

فلیس بمرضی عنہی  
والیس بنوی ولو صح فلا  
قلیل فیہ علی ان المراد  
باصحاب الجحیم ابوہ علی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلی  
تغیر التسلیم فتلک الایۃ  
لا تذل علی کفرہما فان  
المؤمن قدیکون من اصحاب  
الجحیم لا کتساب بعض  
المخاص حتی تدرکہ  
المغفرۃ بشفاعۃ شافع لو دون  
ذلک لو یبلغ الکتاب اجلہ وقد  
صح عنہ علی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم لا یدل بعثت من خیر  
قرون منی آدم۔

لے یہ پند نہیں نور نہ ہی یہ قوی ہیں  
اگر یہ گنج بھی ہوں تو اس میں اس پر  
کئی دلیل ہیں کہ اصحاب جہنم سے مراد  
آہستہ **عَنْ** کے دائرہ ہیں اگر  
حکیم کی کرلیں تو یہ تبتہ ان کے کہیں  
ہاں نہیں لے کر کہ بعض دوسری بھی تو  
کھنوں کی وجہ سے اصحاب جہنم ہو سکتے  
ہیں اور ہرگز کسی شیخ کی قصہ میں  
اور سب اذتاب کھل ہونے پر جنت  
میں پائی کے اور حضور **عَنْ** سے  
صحت کے ساتھ ثابت ہے فرمایا میں ہر  
دور میں اور آدم کے بعد خدایں میں رہا  
ہوں۔

کے اس پر حصہ دہايات محمد بنی کرنے کے بعد فرمایا۔

وفد صنف الشيخ الاجل جلال الدين السبوطي رضي  
 الله عنه في قببات اسلام آباء  
 النبي رسائل وانذرت من  
 تلك الرسائل رسالة فذكرت  
 فيها ما ثبتت اسلامهم ونفي  
 اجوبة شافية لما يدل على  
 خلافه والله الحمد

شیخ کمال نام جلال الدین سبوطی رضی اللہ  
 عنہ نے حضور ﷺ کے آباء و  
 اجداد کے ثبوت اسلام پر حصہ دہايات  
 تحلیف فرماتے ہیں "میں نے بھی ان سے  
 اختلاف کرتے ہوئے رہا۔ تحلیف کیا  
 ہے جس میں ان کا اسلام ثابت کیا اور  
 خلاف دہايات کا ثبوت دیا ہے کہ تم  
 جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے۔"

(المظہری ص ۱۰۰-۱۰۱)

سورہ شعراء کی آیت "وَنَقْلِكُمُ فِي السَّاجِدِينَ" کے تحت اس کی تفسیر  
 غیر ادا کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

بل الاولى ان ينقل المرافعة  
 نقليكم من اصحاب الطاهرين  
 الساجدين لله في ارحام  
 الطهارات الساجدات ومن  
 ارحام الساجدات الى اصحاب  
 الطاهرين اي الموحدين  
 والموحدات حتى يدل على  
 ان آباء النبي صلى الله عليه  
 وآله وسلم كلهم كانوا  
 مومنين كذا نقل السبوطي

بلکہ یہ کتاب سے یہ ہے کہ یہی  
 آیت ﷺ پاک اور اللہ تعالیٰ کو  
 سجدہ کرنے والوں کی پشتوں سے پاک سجدہ  
 کرنے والی خواتین کے ارحام کی طرف  
 اور سجدہ سجدہ کرنے والی خواتین کے  
 ارحام سے سجدہ پاک پشتوں کی طرف  
 نقل ہوتا رہا ہے۔ حتیٰ کہ یہ آیت واضح  
 کر رہی ہے کہ حضور ﷺ کے نام  
 آباء و اجداد سب ہی "نام سبوحی" اور  
 اللہ علیہ نے بھی یہی بات کی ہے۔

وَمَا يُؤِيدُ هَذَا التَّوَلُّدَ مَارُوهَ  
 الْبُخَارِي فِي الصَّحِيحِ عَنْهُ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 بَعَثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي  
 آدَمَ قُرْنَا فَقُرْنَا حَتَّى بَعَثْتُ  
 مِنْ الْقُرْنِ الْفَنَى كُنْتُ فِيهِ  
 قُرْوَى مُسْلِمٍ مِنْ حَدِيثٍ وَقَالَ  
 بَنُ الْأَسْفَعِ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ  
 اصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ  
 إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى مِنْ وَلَدِ  
 إِسْمَاعِيلَ بَنِي كَنْثَةَ وَاصْطَفَى  
 مِنْ بَنِي كَنْثَةَ قُرَيْشًا  
 وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشِ بَنِي  
 هَاشِمٍ وَاصْطَفَى مِنْ بَنِي  
 هَاشِمٍ قَوْمَ هَاشِمٍ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي  
 تَبَاتِ إِيْمَانِ آبَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَجْمَعًا  
 وَتَفْصِيلًا كِتَابًا وَذَكَرَ فِيهِ مَا  
 وَمَا عَلَيْهِ وَخَلَصَتْ مِنْهُ رِسَالَةٌ  
 فَلْيَرْجِعْ إِلَيْهَا

تجید کے اس سنی پر روایت و احادیث  
 شکر ہیں " بخاری میں ہے " آپ  
 ﷺ نے فرمایا میں ہر دور میں لوگوں  
 آدم کے بہتر خاندانوں میں رہا ہوں حتی کہ  
 اس خاندان میں مکی میں میں ہوں مسلم  
 میں حضرت داؤد رضی اللہ عنہ سے ہے  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں سے  
 اسامی کو پتا اور لوگوں اسامی میں سے  
 کنڈہ کو " بن کنڈہ سے قریش کو " قریش  
 سے " بن ہاشم کو اور " بن ہاشم سے محمد  
 بن ہاشم صحابی رحمت اللہ علیہ نے  
 حضور ﷺ کے دھڑی کے لیلے پر  
 چھوٹے چھوٹے حصہ دیا کی گئی ہیں  
 اس میں طوطا حقیقی ہے " بندہ نے بھی  
 اس سے اتفاق کرتے ہوئے ایک رسمہ  
 اس رسمہ پر آئی کیا ہے۔ لہذا اس کا  
 بھی ساتھ کر لیا جائے۔

(المطبری: ۱۰۰۰)



شروع غائی بیچ کر ہی کام ہوئی دینت لے علیہ آپہنچے **آداب** کاتب  
مہرگ آکر گنہ کے پھر گئے ہیں۔

وَمُعْتَقِدَانِ لِلَّهِ تَعَالَى حَقِيقَةً  
آبَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَمُسْلِمٍ مِنَ الشَّرْكَ وَالْمُنَافِقِ  
مَنْ أَجَلَ حَمَلُهُمْ لِنُورِهِ

(الفرقان الجلیلہ لیبیہ ۱۲)

اس پر عہدہ رکھ کر اور عقیقہ اہل علم کی آرا سے پیروی کرنے کے پھر گئے ہیں۔  
وَالْحِجَابَةُ لِيُورَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيُصَلِّيهَا بِلِ  
وَحُصُولِ اعْتِظَامِ مَنْزِلِ اَعْلَى  
الْإِيمَانِ لِهَوِ اعْتِقَادِنَا بِشَهِدِ  
بِنَلِكِ جَلَالَةِ قُدْرَةِ

وَعِلْمِ مَنَصِبِهِ عِنْدَ رَبِّهِ فَلَمَّا كَانَ  
الْوَاحِدُ مِنْ فَرِيقَةِ بِلِ الْوَاحِدِ  
مِنْ مَحَابِلَةِ بِلِ الْوَاحِدِ مِنْ  
اَعْلَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
بِتَالِهِ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَرِثَتِ  
بِوَسْطَتِهِ وَبِرَكْنِهِ مَلَائِكِينَ  
رَأَتْ وَلَا لَنْ سَمِعَتْ وَلَا  
خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ حَدِثَ  
عَنْ الْبَحْرِ وَلَا حَرَجَ فَنَكِيفَ

میں سے وہ عہدہ رکھ کر اور عقیقہ اہل علم کی آرا سے پیروی کرنے کے پھر گئے ہیں۔  
وَالْحِجَابَةُ لِيُورَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيُصَلِّيهَا بِلِ  
وَحُصُولِ اعْتِظَامِ مَنْزِلِ اَعْلَى  
الْإِيمَانِ لِهَوِ اعْتِقَادِنَا بِشَهِدِ  
بِنَلِكِ جَلَالَةِ قُدْرَةِ

لا ینزل لہواء علی آلہ علیہ وآلہ وسلم من ذلک الحظ الاوفر والمنصیب الاکبر کیف وقمن اللہ تعالیٰ علیہما بمنزلة خروجه من بیتہما راحة للعالمین (الفوائد الجلیلة للہبہ: ۳۷)

کہ آپ ﷺ کے دھڑی اس سے حصہ دافر نہ پائی؟ بلکہ رات عالمین ﷺ کی رات اترس کی رات کا درجہ وہ ہے۔

لام خلاف لم یروی الفحل رات علیہ صحت کرتے ہوئے تھے ہیں۔

الحذر الحذر من ذکر والدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسوء لادہ یؤذیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ ﷺ کے دھڑی کی طرف کسی بھی کسی برائی کی نہت نہ کرے کیونکہ اس سے آپ ﷺ کو افسوس ہوتا ہے۔

(روبع الخفاء: ۱۷۸)

عذر مری اللہ کی انتہی ۳۷۸ ہ اس مسئلہ پر بڑی تفصیلی مکتبہ میں تھے۔

وجب القطع والاعتقاد بنجا نہما تعظیما لجنابہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولا یسکن قلب ذی نقی الاہلککم ولا یجوز الاقدام علی منال حکم الا بعد نص صریح لا یعارضہ نص آخر

آپ ﷺ کی تعظیم کے بڑی نظر آپ ﷺ کے دھڑی کی نہت کا اعتقاد کہ لازم ہے اور کسی بھی طرف اسی رکھنے والے کامل اس کے بغیر سکون نہیں پاسکتا اور کسی پر کفر کا علم ایسی صریح نص کی غیور ہو گیا پاسکتا ہے جس کے خلاف کوئی دلیل نہ ہو اور آپ

وہی لگ حذافی وندہ صبی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نعمان  
 دلائل یث علی عدم نجاتہما  
 الا وهو ضعیف ساقط  
 وعارضہ دلیل مثله لو قوی  
 منہ کما یستنبأ الحفظانہ  
 دفع الخصالہ (۱۵۵۸)  
 حدیث کے واضح کیا ہے۔

مذہب اہل امام سیدی کے مذہبات و روایات میں مزید ثقیل مقام فرماتے اور ہم سب  
 کو بحث اپنی اور اپنے صحیحہ **عقائد** کی بارگاہ کے لوہ و تقسیم کی توفیق دے "عذری  
 اس مذہب کو قبول فرماتے اور روز قیامت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغمبر  
 کے لیے جگہ عطا فرماتے۔

علوم دینی صحیحہ **عقائد**

محمد علی قادری

بہارِ نبوت المبارک

پہلے حصہ شہداء کا نام

۱۶ جولائی ۱۹۹۹ء، پرتگال، عمان

والله اعلم

~~~~~

الحمد لله وكفى 'وسلام على عباده الذين اصطفى

میں نے یہ فوری دیا کہ غدار قتل میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 دھمکا بھرا اہل قریہ ہیں، ان کا حکم ان لوگوں کا ہے جو دور جاہلیت میں رہیں جنہیں غور  
 دینا اور ایسی ہر خے انہوں نے بھی بہت ہستی نہیں کی مثلاً قریہ میں محمد بن قنبل غور  
 میں کے ساتھی میں نے یہ بھی واضح کیا کہ جس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 وسلم کی دھمکا کا ذکر ہو کہ ایلیہ لائے کا ذکر ہے وہ موضوع نہیں جیسا کہ حافظ  
 سرحدی کی ایک چوری بھارت کا مرقع ہے بلکہ وہ اس ضعیف قسم کی روایت ہے جس  
 کہ فضائل میں غصہ اس مقام پر قبول کیا جائے گا اس فوری میں جس دور امور کا ذکر  
 ہے میں یہ میں دلائل ذکر کرتا ہوں آپ کے دلائل کا یہاں شک ہے۔

المعاني شامی اور بداعت فاہم

امام ابن تیمیہ نے مکمل حد کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچہ جوں پر لٹکیں اور پریشان ہونے اور وہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طبیعت اچھے کے مطابق قیام فرمایا پھر طبیعت ہی غریبی میں دائیں لٹنے میں ٹھہریں کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم جوں میں لٹکیں اور پریشان حالت میں تھکرتے رہا ہونے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت غریبی دائیں تھکرتے تھے جس پر کیا سہلے افریاد۔

حالت میں عزوجل قاضی فی  
لہی قاضیت ہیں شہر دہا  
والساح والسنوخ (۱۲۸۱)  
میں نے اپنے وہ بزرگ و تر سے  
عرض کیا تو اس نے میری دعا کو زید  
فرمایا کہ مجھ پر اتنی فاقہی نور اس نے  
انھیں دعا کی کر دیا۔

## ابن ہرزی کا اعتراض

ابن ہرزی نے اسی روایت کے بارے میں اہل ضرعت میں کیا جھگڑا بمقتضیٰ  
 بن ہار نے کہا یہ حدیث موضوع ہے اور محمد بن زیاد (غاشی) نے نہیں اور ابو بن  
 یحییٰ اور محمد بن یحییٰ "ابن یسول" ہیں۔ (انظر قولہ: "محمدا")

## دلائل یسول نہیں

میں کہتا ہوں محمد بن یحییٰ یسول نہیں، امام ذہبی نے بیرونی اور متقی "ابن یسول"  
 میں ہیں ذکر کیا ہے۔ محمد بن یحییٰ ابو خزیمہ یعنی ذہبی کے بارے میں وارثی نے  
 کیا حوالہ ہے اور ہرزی نے ضعیف کہا تو یہ ضعف میں صحابہ ہیں نہ کہ وضع میں،  
 جس شخص کے حالات کا بیان ہو اس کی حدیث درج موضوع نہیں ہوتی بلکہ  
 "ضعیف" کے درجہ پر ہوتی ہے۔

ابو بن یحییٰ معمر بن یسول نہیں امام ذہبی نے بیرونی میں کہا انہوں نے  
 روایت کی جیسی سے روایت لی اس کی حدیث مستر ہوتی ہے۔

ابو سعید بن یسول نے انہیں یسول کہا اور جس شخصیت کے ایسے حالات ہوں اس  
 کی حدیث مستر ہوتی ہے۔

## محمد بن زیاد کا مقام

اسی طرح محمد بن زیاد اگر "غاشی" میں جیسا کہ مذکور ہے تو وہ ظاہر فرات میں سے  
 اور آخر قیصر میں سے ایک ہیں۔ امام ذہبی نے بیرونی میں کہا یہ ضعیف ہونے کے  
 بدلہ اپنے دور کے قرآن کے مستند ہیں۔ علی ابو محمد دانی نے ان کی بہت تعریف و ثناء کی  
 ہے۔ یہاں سے منکر احادیث ملتی ہیں اس کے بدلہ وہ اس میں مستند نہیں کیے گئے  
 جو غزوہ سے پہلے اور وہ اسلئے سے بھی ملتی ہے۔

## حافظ عبد البر بن طبری اور روایت

حافظ عبد البر بن طبری نے انسہ میں حملہ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ

شیعہ عقائد نقل کیا کہ میں نے علیؑ علیہ السلام کو دیکھا۔ میں نے انہیں دیکھا  
میں ان سے اور مثبت علیؑ کے معراج میں قیام فرمایا پھر وہاں سے نکلے اور مسجد  
بوسلے اور فرمایا۔

حالات میں صاحب نسی لکھی میں نے اپنے رب سے عرض کیا تو میں  
فراموشی میں نہ رہا  
(تخلیص السیر ۴۱) اعلان لائیں اور پھر اپنے نبیؐ نے انہیں  
دیکھ کر فرمایا۔

امام زکیؑ نے اس حدیث کے بارے میں اپنی جہان کی تحقیر ذکر کیا کہ اس میں سے  
کوئی ایک ایک ذکر نہیں کی بلکہ انہوں نے یہاں میں کہا عبد الجبار بن موسیٰ نے  
عبادہ لکھی ہیں جو زکریا سے حدیث ذکر کی ہے۔

ابن عبد الجبار بن موسیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے میری ماں سے سنا ہے کہ  
میں نے انہیں دیکھے۔

نہیں معلوم کہ میں بھولنے سے یہ بیان کیا کہ کہ یہ حدیث ہے۔ جب کہ یہ  
نہیں معلوم ہے کہ اس کی نقل کے قائل ہے کہ میں نے اپنے نبیؐ سے اس سے  
لئے استفادہ کی بہت چاہی تو بہت نہ لی۔

### روایت میں دو علتیں

کہ کہ یہ حدیث اس کی حدیث کے خلاف ہے جس میں آپؐ نے فرمایا کہ میں نے  
اسلم کو زیارت کی بہت لی لیکن استفادہ کی بہت نہ لی۔  
المرغی انہوں نے حدیث میں دو علتیں کا ذکر کیا ہے۔

۱۔ عبد الجبار بن موسیٰ لکھی ہیں۔

۲۔ حدیث کی کے قائل ہے۔

پتہ امرضا کا کہ آپؐ سے کہ عبد الجبار امام مالک کے درجوں میں مصروف ہیں  
اور یہ حدیث انہوں نے اس حدیث سے لی روایت کی ہے۔

### امام ابو بکر خطیب بغدادی

خطیب بغدادی نے اس حدیث سے روایت نقل کی ہے اس کے آخر میں ہے



انہیں ہانک نے انہیں عہدائے بن رہا نے انہیں سحر سحر میں خطاب نے بیان کیا کہ حضرت کعب الاحبار نے حضرت بکر بن عبد ربیع بن عبد المطلب نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا میں نے کتب الہی میں چھانکار تم انہم کے دروازے پر کھڑے ہو گئی کہ اس میں گرنے سے منع کر رہے ہو تو جب تم فوت ہو جاتا تو لوگ قیامت تک اس میں گرتے رہیں گے یہ اثر امام ہانک سے صحیفہ ہے۔ اسے ابن سحر نے اہل طبقات میں سن ہی نہیں سے انہوں نے امام ہانک سے سند کے ساتھ ذکر کیا اور دونوں کا متن ایک ہی ہے تو امام ہانک سے صحیفہ روایت کرنے کی وجہ سے عہد الوہاب کی دوسری روایت میں برکت ختم ہو گئی تو اب عہد الوہاب سے روایت ابن سحر سے ہے

۱۔ عہد الوہاب میں ہانک میں اپنی اثرات میں دھما

۲۔ میں امر میں اپنی اثرات میں دھما

یعنی ایک میں تحصیل ہے جبکہ دوسری میں نہیں۔

### نہ کوثر روایت میں اختلاف

اس سند سے روایت میں یہ اختلاف بھی ہے کہ یہ واقعہ جہنم الوداع کا ہے تو اسی سے دوسرے اعتراض کا جواب آگیا کہ یہ حدیث اختلاف کے محتوی ہے۔ کیونکہ زیارت کا واقعہ فتح مکہ کے سال کا ہے جیسا کہ حدیث برواء رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے اور یہ ذکر ہو کر ایمان والے واقعہ سے دوسرے سال پہلے کی بات ہے کیا وجہ ہے کہ امام ابن شہین نے اس روایت کو اپنی کتب الاطراف والنسخہ ص ۳۸۳ میں ذکر کیا اور حدیث زیارت و استسقاء کو پہلے ذکر کیا اور اسے نسخہ اور بعد میں حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا اور یہ نقل ہی طرہ صورت اور مدقن عمل ہے۔

### امام قرطبی کی تائید

امام قرطبی نے بھی اس کی اطلاع کرتے ہوئے انہوں نے حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر



دعویٰ کے دھاریں زندہ ہو کر اٹھیں اسے اور فرمایا ان ہدایات میں کئی قصہ رضی نہیں  
 کیونکہ زندہ ہو کر اٹھیں اور اشتہار سے موعود کے بعد آتا ہے اس پر مہر و عائدہ رضی  
 عنہ نقلی معنی سے مہوی بہت عوارض و اعلیٰ حدیث شریف ہے۔ اسی طرح امام ابن شاپین  
 نے اسے نہ کارہ و نہایت کے لئے اٹھا کر قرار دیا ہے۔

امام ابن شاپین نے منہ کے ساتھ یہ روایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 سے بھی ذکر کی کہ جبکہ کے چنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے  
 اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری دھندہ بازی میں نواز غرضی ہیں  
 اس نے زور جہالت میں پہلی کو زندہ اور گرد کیا تھا ہماری میں کہیں ہے؟ فرمایا تمہاری میں  
 شک میں ہے میں حالوں پر یہ بات نہایت شوق گزری جب وہ اٹھ کر چلے گئے تو آپ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حسب کیا اور فرمایا میری میں تمہاری میں کے ساتھ  
 ہے ایک سزا میں نے کہا یہ اپنی میں تو نہیں چاہتا جیسا کہ جبکہ کے چنے پہلی میں کو  
 نہیں چاہئے تو ایک تمہاری میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم و تم دھاریں کا سہلہ اور ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا ۔

|                                           |                         |
|-------------------------------------------|-------------------------|
| میں نے اپنے آپ سے میں کے بارے             | سالتھما رمی فی عیالہ    |
| میں عرض کیا تو مجھے میں کے بارے میں       | فیہما و فی لقائم المقام |
| دعا کیا کیا اور میں مقام محمود پر قیام کر | المحمود (المورک ۱۰۰۰)   |

### مشہور فوائد

امام حاکم نے مشہور کہ میں اسے ذکر کیا اور صحیح کہا اس حدیث میں مشہور فوائد

ہیں۔

۔۔۔ میں میں تمہاری میں کے ساتھ ہے یہ اللہ تعالیٰ کے حضور دھاریں کے لئے دیا ہے  
 پہلے کی بات ہے۔



سُئِلَ رَجُلٌ لَمْ يَحْبِسْ لِبُيُوتِهِ لِبَيْتِهِ دَبَّ سَهْلًا كَيْفَ كُنْتَ كُنْتَ  
 فَاَحْسَنُ مَا كُنْتَ فَاَحْسَنُ مَا كُنْتَ فَاَحْسَنُ مَا كُنْتَ  
 لِمَا كُنْتَ لِمَا كُنْتَ لِمَا كُنْتَ لِمَا كُنْتَ  
 دَبَّ سَهْلًا كَيْفَ كُنْتَ كُنْتَ كُنْتَ كُنْتَ كُنْتَ  
 دَبَّ سَهْلًا كَيْفَ كُنْتَ كُنْتَ كُنْتَ كُنْتَ كُنْتَ

اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اس کی رحمت و قدرت کے سامنے کوئی رکاوٹ  
 نہیں اور اس کے لیے سب کچھ ممکن ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کہہ رہا ہے کہ وہ انہیں جس فضل و  
 انعام سے چاہے تمہیں فرما دے۔ (المؤمنون: ۶۱)  
 لیکن وجہ کے بلائیں

ام قرطبی کہتے ہیں حنفیہ یہ مطلب مریں وجہ نے کہا کہ صحت اعیانہ والہین  
 موضوع ہے اور اس کی تردید قرآن کریم اور احادیث میں کر رہا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد  
 ہے۔

وَالَّذِينَ يَمُونُ بِوَعْدِ اللَّهِ وَأَلْفَبْنِ كَذِبًا  
 اور نہ وہ لوگ جو کفر کی حالت میں فوت  
 ہوئے (البقرہ: ۲۴)  
 یہ بھی ارشاد مبارک ہے۔  
 فَيَمُوتُ وَهُوَ كَافِرٌ  
 جو فوت ہوا وہ حالت کفر میں فوت  
 ہوئے (البقرہ: ۲۵)

اور جس شخص نے اسے موت کر لیا تو اسے سے حج میں ہو سکا اگر کوئی فوت  
 ہو کر فوت ہو گیا تو اسے حج میں ہو سکا اگر کوئی فوت  
 ہونے کے بعد ایسا کیسے ہو سکا ہے؟  
 اس طرح تفسیر میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی ہر گھم  
 مرض فی ہر وقت وادین آسمان کیا ہے؟ تو یہ آیت اہل ہوائی۔

وَلَا تَسْئَلْ عَنِ الصَّحَابِ      اصحابِ دُفَعِ کے بارے میں تم سے  
الْجَحِيمِ      (المفردہ: ۳۱)  
نہیں پوچھا جائے گا

### ایک دجہ کا رد

ام قرطبی فرماتے ہیں جو کہہ لیں دجہ نے کہا یہ سب علیؑ غرہ ہے کیونکہ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات علیہ اور خاصوں و غنائی میں وصل تک مسلسل  
انفاد ہوتا رہا تو یہ اندازہ ہو کر ایمان لانا کہ سب صلی اللہ علیہ وسلم کے غنائی و  
خاصوں میں سے ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نوازا اور  
دھریں کا زندہ ہو کر ایمان نہ تو عقلاً ممکن ہے اور نہ شرعاً۔ قرآن مجید میں ہے کہ بنی  
اسرائیل کے معقل نے زندہ ہو کر اپنے جاتی کی غیروہی اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ  
السلام کے ہاتھوں مواتے زندہ ہوتے "اور ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ہاتھوں مہوں کی ایک جماعت زندہ ہوئی۔

بہ یہ تمام ثابت ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت و کرامت اور  
صفت کے انفاد کے پیش نظر دھریں کے زندہ ہو کر ایمان لانے سے کوئی سی فی مانع  
ہے اور بحر باطن صحت میں اس کا ترک بھی موجود ہے۔ جو کہہ لیں دجہ نے کہا تو  
من کاظم ہے جو حالت کفر فوت ہوا۔

باقی من کاہے کہنا کہ جو شخص حالت کفر فوت ہوا اور اس صفت کی حامل موجود  
ہے جس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سورج لونا  
راہیں تک کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لونا لونا کی تمام مخلوق نے اسے ذکر  
کر کے کہا یہ صفت حجت ہے "اگر رجوع جس مانع نہ ہوتا اور نہ ہی وقت لونا تو اسے  
لونا کا قائل کیا؟ یہی مسئلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دھریں کا ہے کہ اللہ  
تعالیٰ نے من کے لئے وقت لونا دیا۔

## حضرت یونسؑ کی قوم کا ایمان

حضرت یونسؑ علیہ السلام کی قوم دیکھنے والی قوم تھی ان کے معجزاتی فن کا ایمان اور توبہ اس وقت تو ان کو جب وہ طاب میں گھر چکے تھے۔ اور قرآن کا ظاہر بھی اسی قول کی تائید کر رہا ہے۔

## آیت کا صحیح مفہوم

وہ آیت یہ کہ کہ اس وقت تو اس میں سے ایمان لانے سے پہلے طاب کا ذکر ہے (۱۰۰: ۱۰۰)۔  
 جہاں تک ہمیں نام قرطبی کا مروجہ فہم اس سے وقت ہونے پر استدلال بہت ہی خوب ہے یہی وجہ ہے کہ انہوں نے قرآن کی حوالگی کا حکم لگایا اور نہ مروج میں کیا تاکہ وہ کہہ سکیں کہ قضا تو غلاب کے بعد بھی ہو سکتی ہے۔

## ایک اور واضح استدلال

لیکن میرے سامنے اس سے بھی زیادہ واضح استدلال ہے کہ اصحاب کف آخری دور میں انہیں کے راج کریں گے اور عہد شراب پانے کے لئے اس امت میں شامل نہ ہونگے حضرت ابی مہاش رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔  
 اصحاب الکفیف اهلون اصحاب کف نام صوفی کے معنوں میں  
 صوفی ہو گئے۔

اسے ابن مہدی نے اپنی تفسیر میں نقل کیا۔  
 آپ نے دیکھا موت کے بعد اصحاب کف کے عمل کا اعتبار کیا جا رہا ہے تو اس میں کون سی بہت واپس بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دھڑی کے لئے ایک مقررہ قرطبی پر انہیں حضور وقت سے پہلے موت دیدی پھر انہیں جہنم لے کر دے کرے کے لئے زندہ کر لیا اور ان میں وہ ایمان لائے تو اس ایمان کا اعتبار کیا جائے گا۔

اور بیان میں دلت قاضی کا فیصلہ بھی ہے کہ وہ بھی تمام نکاحات و  
قدائش پر ایمان رکھیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے ہیں  
اور احباب کتب کی موت میں تاخیر کا سبب یہی ہے کہ اس امت میں شریعت کا جو  
نکاح ہے۔

### یہ قرآن کے خلاف نہیں

ابن ماجہ کا کہنا کہ یہ حدیث ظاہر قرآن کے خلاف ہے جو میں نے طریقت پر  
نہیں دیکھا جو انھوں نے ظاہر مقدس نے قبول کیا تھا کہ اس کی اسراء کے بارے  
میں روایت کو میں حرم نے اس لئے موضوع قرار دیا کہ وہ اسراء کے بارے میں دیگر  
حدیث صحیح کے خلاف ہے۔ ہاں اس کا رد کرتے ہوئے کہا کہ میں حرم اگرچہ مختلف  
طرح میں ہم ہیں مگر انہوں نے قبلیہ حدیث میں صحابہ حدیث کا طریقت اختیار نہیں کیا  
تھا۔ نہ روایت میں سند کے اعتبار سے طبعاً ہوتے ہیں جو اس کے لئے بیڑی کا درجہ  
رکھتی ہے۔ لیکن انہوں نے طبعاً اتفاق کی بنا پر ذکر کی ہے۔

### یہ حدیث جھٹ نہیں

یہ حدیث جس میں اس چیز کا ذکر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا میرے دل میں آگیا ہے؟ تو یہ صحیح و ضعیف ہے لہذا اس سے احتیاج  
درست نہیں۔

### ابن سید الناس کی رائے

محقق عربی بن سید الناس میرا میں ابن اسحاق کی روایت ذکر کرتے ہیں کہ  
حضرت ابو طالب موت کے وقت اسلام نے آئے تھے۔ اس کے بعد گئے ہیں یہ بھی  
موسیٰ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور گرائی حضرت عبداللہ اور آپ صلی  
اللہ علیہ وسلم کی وہی حضرت احمد بات وہب بھی ایمان لائے ہیں ایسی حدیث  
بھی ہے کہ فرمایا اور وہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور انکی  
نئی روایت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوا عبداللہ کے بارے میں بھی ہے

بہر گنا یہ مذکورہ روایت اس حدیث کے خلاف ہے جسے امام احمد نے حضرت دوزیع رضی اللہ عنہ سے نقل کیا میں نے عرض کیا دارمسل صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ کھلی میری دھند کھلی ہے۔ فرمایا تیری دھند آگ میں ہے۔ میں نے عرض کیا آپ کے ساتھ اہل کھلی ہیں؟ فرمایا تو خوش نہیں کہ تیری دھند تیری دھند کے ساتھ ہو؟

بہر گنا جیسے بعض اہل علم نے ان روایات میں یوں موافقت دینے کی ہے کہ روایت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات عالیہ اور مقامات میں وصل تک ترقی و ترقی ہو رہا تھا تو لیکن ہے یہ درجہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد میں حاصل ہوا اور پہلے نہ تھا تو زعم ہو کہ ایمان لانا نہ مری اعلیٰ کے بعد ہوا لہذا ان میں کوئی تضاد نہیں۔  
(ایمان کا ذکر ص ۱۰۰)

### حافظ ابن حجر کی تحقیقی مکتگو

میں کہتا ہوں میری یہ تمام مکتگو حدیث پر اس وقت قبیح ہیں اس پر کسی دوسرے کے کلام سے کچھ نہیں قبل۔ پھر میں نے لیسان المیرین فی اہم الحقاہ فی الفضل ابن حجر کا مواضع کیا تو میں نے مہدوہاب کے حالات میں یہ مہارت پائی کہ میں نے ان میں سے اس جگہ حق کی بنا پر کلام کیا اور اس حدیث کو ختم کرنے سے سکوت اختیار کیا اور دارمضیٰ نے غرائب الہک میں کہا امام مالک سے انہوں نے ابو ذر سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے حماد سے انہوں نے اسچہ وادہ سے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو حدیث روایت کی ہے۔ وہ سکر اور باطل ہیں۔ پھر انہوں نے اس حدیث کو بطریق علی بن احمد کہیں ان بنی خزیمہ روایت کر کے کہا کہ مالک کہتے ہیں یہ سارا درجہ ابو خزیمہ پر ہے۔ اس میں جھوٹا اور غلط ہے۔ اس سے روایت کرنے والا اور قیدوہاب بن سوئی میں کوئی فرق نہیں۔

بہر گنا ابن حجر نے فرمایا ابن جریر نے اہل فضولیت میں زاید عمری راجح سے ان سے علی بن ابی حمزہ کہیں نے ان سے محمد بن یحییٰ ابو خزیمہ زہری نے ان سے مہدوہاب بن سوئی نے حدیث نقل کی پھر انہوں نے ایک اور سند کا ذکر کرتے ہوئے









سنگ اللہ عزوجل فاحبہا      قرآنہ قطعی سے دعا کی تو آئے انہیں زہی  
 فانت بہ فر دہا لی حفر نہا      کیا اور وہ آپ پر لکھ لائیں ہر اللہ  
 (السنن البیروتی ۶۸)      قطعی نے انہیں واپس لے لیا۔

وہ اس منہ کے ساتھ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے لئے غلی  
 حالت میں پھر اٹھا اٹھا کر رہے تھے ۷ ہزار نکل دینا نکل علیہ السلام آئے انہوں نے  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر کو ڈھکیا، اللہ قطعی کے پیار کی وجہ سے آپ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پھر اٹھا کر لے گئے۔ (سنن البیروتی ۶۸)

دار تقنی کہتے ہیں یہ دونوں سندیں اور متن باطل ہیں، محمد زکریا بن سلیمان بن ابیہ  
 بن عاتکہ کی سند سے کوئی شے ثابت نہیں یہ تمام بانک پر کذب ہے اور اس کا تمام  
 بوجھ ہو تو یہ ہے کہ ان پر وضع کا اہتمام ہے یا ان سے روایت کرنے والے پر لیکن  
 مبدع وہاب بن سوئی پر کوئی طعن نہیں۔

علی بن عیوب بھیجے کے بارے میں بیرونی سے یہ قول "وہ صحابہ نہیں" نقل کر  
 کے کہا میں کہتا ہوں دار تقنی نے اسے صحابہ قرار دیتے ہوئے ان کا نام علی بن ابیہ  
 بن عاتکہ کیا مگر بن ربیع بن سلیمان اپنی طالب نسب کے حالات میں لکھی کہ یہ قول "قرأت  
 نے تاریخ میں ذکر کیا اور کذاب قرار دیا" ذکر کرنے کے بعد کہا دار تقنی نے انہیں  
 قرأت بانک میں ضعیف کہا مسلم بن حاتم نے کہا ان میں کہہ لو کہ انہوں نے کلام کیا ہے  
 اور کہہ لے انہیں اللہ کا اور یہ کیڑا ٹھوٹ ہے ۳۴۰ھ میں ان کا مصر میں وصل ہوا۔  
 (سنن البیروتی ۶۸)

ابن مساکر نے سند کے ساتھ بیرونی عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلے ساتھ جوہ الوداع کے موقع پر فرمایا ہر  
 بطریق خلیفہ ساری صحت بیان کی۔

ابن مساکر کہتے ہیں یہ صحت مبدع وہاب بن سوئی زہری مٹی کے حوالے سے لکھ

ہم سے منکر ہے۔ کہیں ہمارے "حلیہ صاحب فریب مجوزہ" میں ہمارے  
 مذہب میں مہول نہیں ہمارے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نہیں پایا شاید  
 میں اپنے کائنات کائنات سے مدد کیا۔

مذہب ابن جریر نے عربی تاریخ اور ملی عربی تاریخیں کے  
 بارے میں ہم کو نہیں کہا بلکہ کہیں دیکھو سے میں کا تعلق اس حدیث سے زیادہ  
 ہے اپنی مہولہ میں موسیٰ کے بارے میں دیکھو گزشتہ بارہ اس میں "میں اپنے" کائنات  
 حدیث ہے اور میں کائنات مذکورہ خود میں مذہب قرآن و سنت ہے یہ تمام وہ کھنگو  
 ہے جو مذہب ابن جریر نے مسلمان الیوم میں اس حدیث اور اس کے راجحوں کے بارے  
 میں کی ہے۔ ہم یہ اس تمام اور مذہب کھنگو سے بھی انکار ہوتا ہے کہ حدیث حقیقی طور  
 پر موضوع نہیں اور اس کی وجہ واضح ہے کہ اس کے تمام راجحوں میں ہمارے کوئی دوسری  
 نہیں جس کی ہمارے تمام مذہب میں متفق ہوں کہ حدیث کا دار "مذہب" میں  
 مہولہ ہے "ہے اور مہولہ کی دار" میں نے وہ تمام پر توفیق کی ہے ایک تمام پر  
 کہا وہ حدیث میں دوسرے تمام پر کہا میں پر کوئی میں نہیں "مذہب ابن جریر" میں کی توفیق  
 کہ تمام وہ حدیث دیکھا اور کہیں سے بھی میں کے بارے میں کوئی ہمارے متفق نہیں۔  
 اپنی میں کے اور اور دوسری میں "مذہب" تمام ہمارے توفیق کی حدیث میں کے  
 بارے میں کوئی دوسری پیدا نہیں ہے۔ ہمارے اور مہولہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے  
 درمیان مراد کا تعلق ہوتا تو دوسری خود میں وہ حدیث ہے۔

وہ مجوزہ کے بارے میں توفیق نے کہا مگر حدیث میں میں مجوزہ نے کہا ہمارے میں۔ میں  
 میں نے توفیق کے ہمارے حدیث قرآن کے نہ حدیث سے توفیق نکل سکے  
 کہ کہیں کے بارے میں انکار کیا گیا ہمارے میں۔ مگر وہ "مذہب" میں۔  
 میں عربی تاریخ کے بارے میں "مذہب" تمام نے ہم میں سے توفیق نقل کی ہے اور  
 کہا یہ کثیر حدیث ہے۔

تو ہم حدیث کے مطابق یہ خود اس حجاب سے ضعیف ہماری نہ کہ موضوع "اور

یہ موضوع ایسے ہو سکتا ہے حالانکہ اس کے متعلق موجود ہے جو اس سے بھی بڑا ہے۔  
 اور وہ خود امر بن بھیجی، عقلی کا یہ فزیو سے روایت کرنا یہ طریق اس حوالے  
 سے بڑا ہے کہ طریق کبھی میں ایسے راوی ہیں جن پر مسلسل کام ہے مثلاً  
 حلی، امر بن بھیجی اور کبھی لیکن عقلی کو صرف قبول کیا گیا ہے اور وہ بھی اس  
 وقت جب امر بن بھیجی، انکار کر لیا یعنی جب اس کے ساتھ عقلی کو دیا  
 جائے تو جرات از خود قسم ہو جاتی ہے) اور وہ صحاف ہوں گے اور اگر اس کو لین  
 (ازم) کیا گیا ہے تو کوئی بات نہیں کیونکہ یہ الفاظ تو تبدیل ہر روایت کہتے ہیں اور ایسے  
 شخص کی صحت حسن کے درجہ ہوتی ہے جبکہ اس کا تلخ ہو "اگر یہ روایت میں  
 غلط نہ ہوتے تو ان کو روایت کو حسن کہتے" اب صحت افزا یہ فزیو میں سے ہے  
 اور اس کا دار بھی انہیں ہے۔

### ابن عساکر کی تاریخ

ابن عساکر کا اس کے بارے میں یہ کہنا کہ یہ صحت مندرجہ بات ہے جلت ہے  
 کہ یہ ضعیف ہے موضوع نہیں کیونکہ مندرجہ ضعیف کی قسم ہے اس کے اور موضوع  
 کے درمیان فرق واضح ہے جیسا کہ اصل صحت میں صحاف ہے۔

### اقوی اور مستدر قول

اس صحت کے بارے میں سب سے قوی اور مستدر قول ابن عساکر کا ہے کیونکہ  
 یہ فزیو کی روایت ہے جسہ کیا جاتا ہے کہ یہ مندرجہ صحت ہے تو جس صحت میں یہ غلط  
 ہو گئے وہ مندرجہ صحت کی تاریخ مندرجہ ان روایت کو کیا جاتا ہے جس میں ضعیف راوی  
 نہ تھے روایت کی مخالفت کرے۔ اس صحت کا اصل بھیجی ہے اگر اسے ہم اصطلاح  
 زیادت دیکھ کے مخالف مان لیں۔ اور اگر مخالفت کے بجائے مطابقت مان لیں تو یہ  
 صرف ضعیف ہوگی اور اس کا اور مندرجہ صحت ہے اور اس سے بہتر قتل متداول ہوگی  
 اور جو مندرجہ صحت کے اعتبار سے کم ہوگی اس کا اصل بھیجی اس سے کم ہو گا اور یہ



ہوئے؟ عرض کیا ہیں قرآن میں قبر میں نے مہجرات کی وہ آیت ہے وصیب کی قبر حق میں نے اپنے رب سے حق کی زیارت قبر کی مہجرات چاہی تو اس نے مہجرات دہری ہجر میں نے اپنے قلب سے حق کی تعلق کی دعا مہجرات چاہی تو مجھے مہجرات نہ لی اس وقت یہ تہمت مہارک نازل ہوئی۔

مَآكِنَ لِلنَّبِيِّ وَالنَّبِيِّاتِ لِمَا نَسَاْنَ  
بِاسْتِغْفَارٍ وَاللْمُشْرِكِينَ  
ہی نور اللہی وحق کی مہجرات کی تعلق چاہیں۔  
(النورہ ۲۴)

### حدیث میں پہلی علت

اہم حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے ابھی نے فقہ میں اس کا رد کیا اور کہا صحیح میں اپنی کوئی مہجرات نہیں نے ضعیف قرار دیا ہے۔ تو یہ علت جو اس روایت کی صحت میں رکھت ہے۔ ابھی یہ کہہ رہا ہے کہ انہوں نے میری میں حاکم کی تصحیح پر شک کرتے ہوئے اسے ایسے صحیح قرار دے دیا فقہ مستورک میں خود اس کی مخالفت کی ہے۔  
(مجموع ۲۴۴)

### حدیث میں دوسری علت

اس حدیث میں دوسری علت یہ ہے کہ یہ حق روایات کے خلاف ہے جو صحیح البخاری و ترمذی میں ہے کہ مذکورہ تہمت مہارک ہی مطلب کی سوت پر نازل ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حق کے لئے دعا کی حق جس سے منع کیا گیا ہے۔ اس بارے میں ترمذی و ترمذی دیگر روایات بھی ہیں کہ فلاں کے بارے میں نازل ہوئی جو قصا تہمت کے خلاف ہے اگر ذہنی حدیث املاء و تدوین کو اس حدیث کی حاکم نہیں مانگتے تو اس حدیث (جس کو صحیح کہہ رہے ہیں) کو بھی ایسی علت رد کر دی ہیں جن کی صحت چینی ہے اور وہ صحیح البخاری و ترمذی کی ہے۔

حق روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

طہانی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ

طیہ و تکہ و سلم جب (روا) شوک سے وہیں تشریف لا رہے تھے تو صفائی کی تمکنی سے  
اتر کر آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم واقعہ کی قبر پر حاضر ہوئے آگے قوم روایت دہی  
ہے جو لوح بیان ہوئی تھی تو اس میں بھی وہ دونوں خطیں ہیں۔

و اس کی سند ضعیف ہے۔

یہ پہلی حدیث مجدد کے قائل ہے۔

سب روایت حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابن سعد اور ابن شعیبہ نے نقل کیا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم  
نے مکہ حجاز فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک قبر پر تشریف فرما ہوئے باقی الفاظ  
سہجہ ہی ہیں۔

ابن جریر نے ایک اور سند سے بچوں ذکر کیا جب آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مکہ  
تشریف لائے اور اپنی والدہ کی قبر پر گھڑے رہے حتیٰ کہ سورج گرم ہو گیا آپ صلی اللہ  
طیہ و تکہ و سلم سیدار تھے کے خون مل جاتے گا اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم  
استفادہ کریں گے تو سہجہ آیت نازل ہوئی اس حدیث میں بھی خطیں ہیں۔

حدیث صحیح کے قائل ہیں۔

ابن سعد نے طبقات میں اسے ذکر کر کے کہل

ہذا غلط و لیس قبر ہا بھکتہ یہ لفظ ہے کہ تکہ آپ کی قبر اور مکہ میں  
و قبر ہا ب لا بولہ ہے ہی نہیں بلکہ آپ کی قبر بولہ کے

(الطبقات ۱۱۷۴) حکم ہے۔

تو واضح ہو گیا کہ اس روایت کے تمام طرق میں طوط ہے وہاں سہجہ نازل آیت کا  
جس میں استفادہ سے منع کیا گیا تو اس آیت اور فن اہلیت صحیح میں سہجہ نکلن ہے  
جس میں جو طالب کا واقعہ مذکور ہے۔

سب سے اصح سند

اس روایت کی سب سے اصح سند حاکم کی ہے جسے انہوں نے بخاری و مسلم کے





حبائلہ نفس مزید فضل

نفسی نفس وکائن بہ رطوبہ

وہ جس میں اللہ کی رحمت ہے وہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور اس  
میں اللہ کی رحمت ہے وہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے

وہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے

وہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے

وہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے

وہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے

وہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے

وہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے

وہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے

وہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے

وہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے

وہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے

نجباءون ۱۔ ملک السعیم فودی غداة لضرب بالسهم  
(بلک اور انعام کرنے والے کی مدد سے نہایت پٹلی اور ان کا فدیہ لاکر دیا گیا)  
بمائة من ابل سولم ان صحح ما بصرت فی العنم  
(دو سو اونٹ تھے مگر خوب کی تعمیر پوری ہو چکے تھے)

فانت مبعوث الی الانعام من عند ذی الجلال والاكرام  
(تم لوگوں کی طرف رسول محمد کاٹھ صاحب اجل و کمال کی طرف سے)  
نہیت فی الحل وفی الحرام نہیت بالتحقیق والاسلام  
(تم حرام اور غیر حرام کے نبی ہو اور تمہیں اسلام اور حقائق دے کر بھیجا گیا)  
وبن لبیک لبر ابرہام فایله لہاک عن الاہنام  
(آپ کے والد ابرہم کا دین حق ہے اور اللہ تعالیٰ نے بت پرستی سے منع فرمایا)  
ان لاتوالیہا مع الاقوام  
(تم لوگوں سمیت بت پرستی سے بچو)

پھر فرمایا ہر ذی قایم یا پانا اور تمام چھری کا ہونے والی چیز میں فوت ہو رہی  
ہوں لیکن میرا ذکر بقی رہے گا جس میں غیر پھوٹے جا رہی ہوں میں نے پاک کو بتا ہے  
اس کے بعد آپ فوت ہو گئیں۔ ہم نے ہفت سے یہ اشعار کہے۔  
نیکی الفتاة لبر الامنیۃ فانت اجمال العفة الرزینۃ  
(بلک اور امن عطا کرنے والی اور وہ صاحب اجل اور عقیقہ ہیں)

زوجة عبدالله والقرنیۃ ام نبی اللہ ذی السکینۃ  
(ان کے شوہر عبد اللہ ہیں اور وہ صاحب مقام نبی کی ماں ہیں)  
وصاحب المنبر فی الحدیثۃ صارت لہی حفر نہا رہینۃ  
(وہ ہی حدیث کے صاحب خبر ہیں اور یہی اس قبر میں دفن ہیں)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ مذکورہ اوشو گراہی اس پر تصریح ہے کہ آپ  
موجود تھیں (پھر) جس کے کہ انہوں نے دین ابراہیمی کا ذکر کیا اپنے بچنے کی بطور نبی

بہشت کا ترک فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہوں کی ہمتی سے منع کرنا اور  
 قوم کی اس میں موافقت نہ کرنا چاہا کیا تو یہ اس کے لئے کوئی نئی شے ہے؟ اللہ تعالیٰ  
 کی رحمت کا اعتراف اس کی وجہ سے کہ تسلیم کرنا اس کا کوئی شریک نہ تھا اور انہوں کی  
 عہدیت سے براہ و غیرہ اس قدر کفر سے بیزاری اور توحید کا ثبوت بہشت سے پہلے اور  
 باہریت میں کافی ہوتا ہے جتنی اس سے دائرہ تنسیلی چیزیں تو وہ بہشت کے بعد کا مسئلہ  
 ہوتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ ایک دفعہ نے موت کے وقت اپنے بچوں کو کہا تھا مجھے  
 ہزار کروا کر دینا پھر اسے ہوا میں اڑا دینا پھر کہا

لَنْ قَدِرَ اللَّهُ عَلَىٰ إِعْدَابِنِي      اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے چھوڑ دیا تو وہ مجھے  
 غلاب دے گا

ظاہر ہے اس حدیث کے تحت فرمایا یہ کلمت اس کے عزم اہل کے معنی میں  
 کیجئے کہ اسے قدرتِ حق میں کوئی شک نہ تھا ہاں اس سے جماعتِ حق نے یہ  
 ممکن کیا اگر وہ اس طرح کہے گا تو وہ ہمارے لئے نہیں جائے گا اور نہ یہ ممکن کیا جاسکتا  
 ہے کہ دائرہ باہریت کے تمام لوگ افراتے میں میں بلاشبہ ایک لکھ پوری جماعتِ حق  
 جو دینی حقیقی پر تھے اور وہ شریک نہ تھے وہ دینِ ابراہیمی کے پیروکار تھے اور وہ سچا  
 توحید ہے۔ مثلاً زید بن معاویہ رضی اللہ عنہ سیدنا اور وقت بن نوفل حدیث میں عن  
 تمام کہ سو سن اور جنتی کہا گیا ہے اس میں کوئی سی برائی اور بدعت ہے کہ آپ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ایسے لوگوں میں شامل ہوں یہ

یہ دین حقیقی پر کیوں تھے؟

آپ کیوں شامل نہ ہوں مثلاً کہ دین حقیقی دیکھنے والوں کی اکثریت نے یہ دین اس  
 لئے اختیار کیا تھا کہ اہل کتب اور کافروں سے انہوں نے سن رکھا تھا کہ آپ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی بہشت کا وقت قریب تھا ہے اور انہوں نے انہیں کے اور ان کی یہ  
 صفات ہو گی۔

والہ نسبی منسب ائمہ علیہ وآلہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی  
وسیلہ میں ذالک اکثر منسب ہے۔ وہاں باہر نے من سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
غیر ہے۔ کے بارے میں زیادہ من دیکھا تھا۔

### بوقت عمل و ولادت نکاحوں کا ظہور

انہوں نے بوقت عمل و ولادت ان آیات اور نکاحوں کا مظهر کیا جنہوں نے من  
کو دینی پہلی کی طرف ضرور راغب کیا۔ انہوں نے اس وقت دیکھا کہ من کے جسم  
سے نور خارج ہوا۔ من و راجح سے جسم کے محلات بھی انہوں نے دیکھے۔ (ص ۱۰۰)  
یہود علیہ وسلم نے فکر مٹا دیا ہے کہ حق صدور کے بعد طرف کی وجہ میں  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم و آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہاں باہر کے پاس  
باقی ہو کر کما جیسے ان کے شیطان و طرف ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہاں  
نور نے فرمایا۔

کلا ولیدہ ماشیہ فیضان عیبہ عیا ہرگز میں ہو نکاح شیطان کی طرف  
سبیل ولیدہ لکاس لایس ہا سے کوئی غلو نہیں کہہ کہ میرے بیٹے کی  
شانی (ص ۱۰۰) عظیم شانی ہے۔

اور اس طرح کے دیگر حالت بھی ارشاد فرماتے ہیں۔ اصل کے سبب عیبہ  
عیا نے نہیں ہو رہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں وہی کی محکمہ من  
جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت کے بارے میں کوئی بھی حقیقی ہر وہی  
سے کہ انہیں تو راست میں آپ کا اصل ہو گیا۔ (ص ۱۰۰)

یہ تمام چیزیں عیاں کر رہی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہاں باہر اپنی  
ذمگی میں دین چینی پر ہی تھی۔



سوائے تم کیسے کہ تھے ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہاں توحید پرست اور  
دین چینی پر تھیں۔ عیاں کہ حدیث میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ

سے ان سے استفادہ کی اجازت مانگی تو بھڑکتے ہوئے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم لاقریب ہے میری دعا تسمیٰ دھوا کے ساتھ ہے تو یہ دونوں ذکر و بات کے مخالف ہیں۔

جواب: قرآن مجید اس کے پہلے کا واقعہ ہے اور ذکر ہو کر ایمان لانے کا واقعہ بعد کا ہے اور وہ مانع ہے اور یہ منسوخ ہیں۔

لیکن اس کا یہ جواب کہ توبہ پر موت پر صورت تذاب کے معنی ہوتی ہے۔

### سید علی کا خوبصورت جواب

میں کہتا ہوں کہ خوبصورت جواب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لاقریب ہے میری دعا تسمیٰ دھوا کے ساتھ ہے "اس وی سے پہلے کا ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہفتی ہونے کے بارے میں اتھ کیا گیا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے بارے میں فرمایا میں نہیں جانتا حج موسیٰ تھا یا نہیں؟ لیکن امام حاکم اور ابن شایبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے بارے میں وہی نقل ہونے کے بعد فرمایا حج کا نقل نہ ہو کہ وہ مسلمان قبل اسے میں شایبہ نے اس طرح و المنسوخ میں حضرت سل بن سعد اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت کیا حضرت پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے بارے میں بتایا میں کہنا نہیں کیا تھا یا میں تک من کا قول نہیں پایا جو موت کے وقت انہوں نے کہا تھا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضور کا کہنا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں وقت پانچ سال کے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت پہلیت کو سامنے دیکھتے ہوئے فرمایا تسمیٰ دھوا کے ساتھ ہے بلکہ صورت وہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے مقام سے اتھ کر دیا گیا اس کی تائید حدیث کے آخری حصہ کرتے ہیں۔

ملائکہ ہمارے فیعطینے میں نے اپنے رب سے اپنے دھرم کے بارے میں عرض کیا تو اس نے عطا فرمایا  
 (الناسخ والمنسوخ ۲۳۳)  
 اس سے واضح ہو رہا ہے کہ یہی تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کے درمیان اس معاملہ پر گفتگو نہیں ہوئی جو بعد میں ہوئی۔

### استغفار کے ہر دم قرآن سے کفر لازم نہیں آتا

ہم استغفار کی اہانت کا نہ ملنا تو اس سے من کا کفر لازم نہیں آتا کیونکہ ابتداً اسلام میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مقروض کا جتن دہنے اور اس کے استغفار سے منع فرمایا تھا مگر وہ مسلمان ہی ہوتا ہے جس کی حکمت یہ بیان ہوئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی استغفار فی الظہور قبل ہو جاتی ہے تو جس کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استغفار کر دی اور لہذا جتن چاہا وہی وہ جنت میں داخل ہو جائے گا مگر مقروض قرآن کی نواہی تک اپنے مقام جنت سے محبوس رہتا رہتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے۔

نفس المؤمن معلقة بدينه  
 جس بقضی  
 مومن کا نفس قرآن کی نواہی تک منقطع ہی رہتا ہے۔

تو رسالت تک صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ ماہرہ پادشہ کی وہ توحید پرست تھیں جنت سے ہرزخ میں ایسے امور کی وجہ سے رکی ہیں جو کفر نہ ہوں اس بات کا گھناؤنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو استغفار کی اہانت نہ دی جائے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں اہانت دے۔

### ایک اور عمدہ جواب

من دون اہانت کا یہ جواب بھی دیا جاسکتا ہے کہ آپ بادشاہ مسعود تھیں مگر منک سلاطین جنت کا معاملہ نہ پہنچا تھا اور یہ بہت بڑی اصل ہے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ فرمایا تاکہ جنت اور تمام شریعت پر ایمان لائیں کیونکہ وہ ہے کہ من کے امیہ کو جنت

ہوئے تک جو فرمایا کہ شریعت کی تکمیل ہو جائے جب یہ کچھ قلیل ہوئی۔  
 لیوم اکملت لکم دینکم      آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین  
 (المائدہ: ۳)      مکمل کر دیا۔

قرآن کو اتمہ کر دیا گیا اور وہ تمام قلیل تعلیمات پر ایمان لائیں جو سنی اور حقیقت  
 مذہب ہی نہیں اور عہد ہے۔



### تمام انبیاء کی مائیں موسیٰ ہیں

میں نے تمام انبیاء ہم اسلام کی جن کے بارے میں حقیق کی مائیں نے ان تمام  
 کو موسیٰ پلا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہاں باجہ کا بھی موسیٰ ہونا ضروری  
 ہے۔ اس کے بیان میں اسلمی و تحصیل دونوں ہیں۔

### ان کا تفصیلی تذکرہ

تفصیل یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وہاں کا موسیٰ ہونا نص قرآنی سے  
 ثابت ہے عطاء کا ایک گروہ اس طرف بھی گیا ہے کہ یہ نبی تھیں کیونکہ سورۃ الانبیاء  
 میں ان کا تذکرہ انہوں سے متصل ہوا ہے۔ حضرت اسلمی علیہ السلام کی وہاں کا تذکرہ  
 قرآن میں ہے۔ بعض نے ان کے بارے میں کہا کہ نبی تھیں کیونکہ ملاحک کے نے ان  
 سے خطاب کیا حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کی وہاں کا تذکرہ قرآن میں  
 ہے ان کے بارے میں بھی نبی ہونے کا حتمی ہے لہٰذا قطعی کا قرآن مہرک ہے۔

ولو حبنا لیس ام موسیٰ      اور ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف دینی کی۔

(الفصل: ۱۰)

حضرت شیث علیہ السلام کی وہاں حضرت حواء علیہا السلام تمام انسانوں کی ماں ہیں  
 ان کے نبی ہونے کا بھی قول موجود ہے حضرت اسلمی علیہ السلام کی وہاں حضرت  
 ہارون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایمان پر اہمیت و آثار شہد ہیں اس طرح حضرت یعقوب





اور نیکلنے کے بعد انہما کی دین میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ملے گی۔ یعنی علیہ السلام کے بعد کوئی نئی جہت نہیں ہوگی۔

حضرت اسماعیلؑ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ علیہم السلام کی مجلس کا اعلان جہت ہے حضرت نوحؑ اور حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کی والدہ کے اعلان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

یعنی حضرت حمود حضرت صالحؑ حضرت لوطؑ اور حضرت شعیبؑ علیہم السلام کی مجلس کا بعد ان کے اعلان پر نکلنا یا دلیل کی ضرورت ہے۔ اعلان کی طرف سے ان کا اعلان ہی ظاہر ہے تو اس مسئلہ سے تمام کامل اعلان ہونا ثابت ہو گیا جس میں راز بھی ہے کہ وہ خصوصی طور کا مشاہدہ کیا کرتی تھیں جیسا کہ حدیث میں اس کا تذکرہ موجود ہے۔

### اب تیسری دلیل

مذکورہ آیتوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے عذاب فی نہ ہونے کی دین نشینی پر ہونے اور زندہ رہ کر اعلان کرنے پر وہ دلائل آچکے۔ اب اس سے تیسری دلیل بھی لے کر دیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھیں اور اہل فرات کے بارے میں احادیث صحیحہ و مشہور ہیں کہ نبی کا ارشاد فرمائی ہے۔

وما کما معذبین حتیٰ نبذتہم اور ہم کسی کو عذاب نہیں دیتے یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ تاکہ کہ ہم رسول بھیجیں۔

صحابہ کرامؓ نے اپنے اراکین ہجرت سے حدیث صحیحہ کے تحت نقل کیا کہ خدا کا فرمان ہے کہ ہم عذاب نہیں دیتے یہی تاکہ کہ ہم رسول بھیجیں۔ تو ایک جماعت کا یہی ہے کہ

والدعوة لم تبلغ ليله ولله فعا  
تب صلى الله عليه وآله وسلم کے والدین  
کو دعوت دی نہیں پہلی قرآن کے بعد  
کوئی گنہ گار۔



### چوتھی دلیل

چوتھی دلیل یہ ہے کہ بخاری و مسلم میں ہے کہ ابوبکر کو خطاب میں دیکھا گیا تو اس  
نے بتایا مجھے موت کے بعد کوئی خیر نہیں ملی سوائے اس کے جو قرآن کی تلاوت کی وجہ  
سے مجھے پایا جاتا ہے۔ قرآن ابوبکر کی تلاوت تھی اس نے اسے آواز کر دیا تھا اور اس  
نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدح پلایا جب ابوبکر کو اس کی تلاوت کی وجہ  
سے خطاب میں تشریف ہو رہی ہے حالانکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ  
شعبہ بدعت رکھتا تھا اس کی وجہ سے وہ شعبہ خطاب میں جتنا فائدہ

فما ظنك بمن حملته في  
بطنها تسعة شهور وارضعته  
لبابا ورضعته سنين وهي له  
تو قصدا اس عقول کے بارے میں کیا  
خیال ہے جس کے بطن میں نو ماہ آپ  
ﷺ تشریف فرما رہے اور انہوں  
آپ ﷺ کو کئی دن مدح بھی پلایا  
اور کئی سال حبیبت کی طور پر آپ  
ﷺ کی دیکھنا مایہ ہیں۔



### پانچویں دلیل

ابن ہزلی نے منہ کے ساتھ چپیں کیا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال  
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جڑا نکل لیکن میرے پاس آئے اور کہا  
اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور فرماتا ہے میں نے تمہاری اس طلب پر شک حرام



شرکیں کے بچوں کے بارے میں پوچھا تو فرمایا وہ اپنے آباء میں سے ہیں۔ پھر وہ عربی  
 داند پوچھا تو فرمایا ان کے حوالے سے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ اور اس نے تفسیر  
 انعام میں ہونے کے بعد پوچھا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ  
 اور کوئی بوجھ اگلنے والی جان دوسرے کا  
 (الاسراء: ۷۵) بوجھ نہ اگلے گی۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ طہارت پر یا فرمایا وہ جنت میں ہے تو یہ  
 روایت واضح کر رہی ہے کہ دوزخ والی روایات منسوخ ہیں اس طرح وہ روایات  
 اہل کتاب ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین دوزخ میں ہیں منسوخ ہیں  
 من کاغذ یا تو زندہ ہو کر ایمان لائے اور اس دلی کا نزول کہ اہل لغت پر عذاب  
 نہیں ہو گا بچوں کے بارے میں ایک قول یہ بھی ہے کہ ان کے بارے میں نہ تعالیٰ  
 ہی بہتر جانتا ہے ہم ان پر کوئی حکم بخد نہیں کر سکتے۔

اہم شافی اور آخر سے یہی حقائق ہے کیونکہ بخاری و مسلم کی روایت میں  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 سے شرکیں کے بچوں کے بارے میں عرض کیا تو فرمایا  
 لِّلّٰہِ اَعْلَمُ بِمَا کُنُوْا عَمَلِیْنَ ۚ  
 ان کے اعمال کے بارے میں اللہ تعالیٰ  
 بہتر جانتے ہیں۔

اس کا ختم یہ ہے کہ جن کے بارے میں وہ جانتا ہے کہ اگر وہ زندہ رہتا تو ایمان  
 لانا جنت میں داخل ہو گا اور ان کے بارے میں وہ جانتا ہے کہ وہ زندہ رہنے کی  
 صورت میں کفر اختیار کر لے گا دوزخ میں داخل فرمائے گا۔

اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کے بارے میں کہ جائے پاک  
 ان کا بہت زیادہ احترام کیا جائے کہ اگر وہ بہشت نبوی تک نہ لایا میں رہے۔ تو ایمان لائے  
 میں جنت کہتے اور وہ اس طرح اہل جنت ہوتے۔

## بچوں کے بارے میں ایک قول

شرکیں کے بچوں کے بارے میں ایک قول یہ بھی ہے کہ آخرت میں ان کا احسان ہو گا۔ جو احسانت کہے گا وہ جنت میں اور جو عاقبتی کہے گا وہ دوزخ میں داخل کر دیا جائے گا۔ امام ذہبی نے اس کو صحیح کہا۔ اہل فطرت کے حوالے سے بھی یہی اسی طرح کی احسانت وارد ہیں۔

۱۔ امام احمد اور ابو یوسف نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ وہ قیامت چار گروہوں کو دیکھا جائے گا۔ پہلے 'پاکل' نیک فطرت میں فوت ہونے والے 'مغنی' قوم اپنی اچلی فطرت کریں گے اور تعالیٰ ان کو فرمائے گا: 'آج سے اپنے آپ کو چھوڑو۔'

اور فرمائے گا میں نے اپنے دیگر بندوں کی طرف رسول جیسے مکر قسادی طرف میں خود رسول تھا اس میں داخل ہو جاتا جس پر شکوت نکلی ہو گی وہ کہے گا اسے وہ کیا ہیں تو اس میں داخل کر دیا ہے حالانکہ ہم ظلم ہی نہیں دیکھتے تھے؟ اور جس پر سہولت نکلی ہو گی وہ اس میں جہنمی سے کوڑ پڑے گا اور تعالیٰ ان سے فرمائے گا تم نے میری عاقبتی کی تم نے میرے رسولوں کی اس سے تمسک چھو کر عاقبتی کہتے تو ایک طبقہ جنت میں جبکہ دوسرا دوزخ میں جائے گا۔

۲۔ امام احمد اور ابن رافع نے مسند میں اور ذہبی نے کتب الفتنہ میں صحیح قرار دیا ہے کہ حضرت مسدق بن سبیح سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار گروہوں کو روز قیامت جنت پیش کریں گے 'ایک وہ شخص جو ہوا تھا اور وہ اسن تھا تیسرا اہل بیت و اہل بیت کے چار نیک فطرت پر فوت ہونے والے۔ تو جو فطرت میں فوت ہوئے وہاں وہ گاؤں عرض کہے گا میرے پاس تیسرا رسول نہیں آیا تو اس سے احسانت کا وعدہ لے کر اسی کی طرف رسول جیسے گا کہ اسے آج میں داخل ہونے کا حکم دے گا تو ان میں سے جو آج میں داخل ہو جائے گا اس میں وہ گل و گلزار ہیں جائے گی اور جو داخل نہ ہو گا اسے اس میں پرہیزگار دیا جائے گا۔

(مسند احمد، ص ۳۳۳)

۴۔ امام بزاز نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فخرت میں فوت ہونے والے الحق طور پہ کو دیا جائے گا فخرت میں فوت ہونے والا کے کا میرے پاس نہ کتب الیٰ اور نہ رسول الحق کے کا مجھے تو نے محل نہیں دیا کہ میں خیرا شرکی پہچان کر سکوں" پھر کے گا میں نے محل کا دور ہی نہیں پایا" من کے ساتھ ایک کھلی جائے گی من سے کہا جائے گا اس میں پہنچے جتو وہ اس میں چلا جائے گا جس کے بارے اللہ کے علم میں معلومات تھی اگر وہ محل کا دور پانچ اور وہ رک جائے گا جس کے بارے میں اللہ کے علم میں شکوت تھی اگر وہ محل کا دور پانچ

۵۔ امام بزاز نے ہی حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹوں پر عقیقہ کیا کہ ان کو انہی کے من کا رب پاؤں سے پہنچے گا تو وہ کہیں کے ہم تک تیرا رسول اور میرے حکام میں پہنچے اگر کوئی تیرا رسول آجائے تو ہم اطاعت کرتے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر میں یہی نہیں کوئی حکم وہی تو اطاعت کر کے رہے

۶۔ طبرانی اور ابو یوسف نے حضرت سہل بن اہل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح روایت کیا اس سلسلے میں اور بھی احادیث موجود ہیں ایسے مسائل میں یہ صحیح ہے۔ فقہاء نے انہی پر اصول وضع کرتے ہوئے کہا اہل فخرت میں سے کسی پر دوزخی ہونے کا حکم نہیں لگایا جاسکا بلکہ وہ حیات الٰہی کے ساتھ خالق ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں مرسل ہے کہ اہل جاہلیت کے بت پرستوں کا سلسلہ یہ ہو گا تو جن سے بت پرستی ثابت نہیں تو ان کا سلسلہ تو بطریق اولیٰ ہیاد جائیگا۔

مفسر صلی اللہ علیہ وسلم کے دھڑی سے اہل جاہلیت کی طرح بت پرستی پر مرکز حجت نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی اہل سے حجت نہیں بلکہ حجت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام شہداء سے بت پرستی کی نفی ہے جیسا کہ فقہاء کہتا ہے۔

## ابن وحید کا رد

ابن اعلیٰ سے ابن وحید کا قول بھی رد ہو جاتا ہے کہ موت کے بعد ایمان نفع نہیں دیتا جب اہل فترت کو آخرت میں ایمان نفع دے رہا ہے حالانکہ وہ دار تکلیف نہیں اور انہوں نے بدعت کا مطالبہ بھی کر لیا تو زندہ ہو کر دنیا میں آکر اور ایمان لانا بطریق اولیٰ نفع ہو گا اگر دنیا میں زندہ ہونا تسلیم نہ کیا جائے تو ابن کے پاس میں یہ عقیدہ رکھا جائے گا کہ روز قیامت انہوں کے وقت انہیں امانت نصیب ہو گی تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے خوشی نصیب ہو۔

## الفصل

## ایک اہم بحث

مجھ پر ایک بہت سی اہم بحث فکرت ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ وَمَا كُنَّا بِمُعْجِزِينَ حَسْبَىٰ نَبِيعٌ  
 رسولاً  
 (الاسراء: ۳۵)۔  
 والے نہیں جب تک رسول نہ بھیجے۔

اور

یہی وہ جہلیوں کو اکٹھا کیا گیا ہے پہلے کا تعلق شرکیں کے بچوں کے ساتھ ہے جب یہ ثابت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح کر دیا کہ وہ جنتی ہیں حالانکہ پہلے فرمایا تھا وہ منافق ہیں جیسا کہ حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپکا ہے۔ دوسرے جملہ کا تعلق اہل فترت سے ہے اہل فترت اور سچے اہل علم و ادب میں وہ امور میں شریک ہیں۔

۱۔ انہیں دعوت میں پہلی بچوں کو لیا گیا تھا جس میں وہ لوہار لک کرنا اور اہل فترت تک کوئی جگہ پہنچی نہیں۔

۲۔ یہ طاعت نہیں اور وہ بچوں کا بلوغ ہونا ہے اور اہل فترت کے پاس میں شریعت نے کما دلت دیئے بغیر میں یہ کوئی علم نہیں ہو گا۔



اس نے دونوں جہلوں کو ملایا کیا اور قرآن کریم کے اسرار و رموز کے عجائبات میں سے ہے۔ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے جہلے کے چیل نظر فرمایا اہل فطرت کا آخرت میں احکام ہو گا انہیں فی طور مذہب نہیں ہو گا بلکہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اذانیں خبر سے پہلے تھے جس کا قصداً ان کا دہلی ہو اقلہ تو دونوں (بچے اور اہل فطرت) کے بارے میں پہلے اطلاع ایک ہی تھی۔ دونوں کے بارے میں وہ لکھ ڈال ہوئے تو اس کے بعد بھی دونوں کے بارے میں ایک ہی دوائے سامنے آئی وہ یہ کہ انہیں مذہب نہیں ہو گا۔

اہم نووی اور محققین نے یہاں کے بارے میں اسے صحیح قرار دیا۔ دوسرے لوگوں نے کہا نہیں یہاں کا بھی احکام ہو گا۔ اہل سنت کا اہل فطرت کے بارے میں جتنی بات یہی سامنے آیا ہے کہ ان کا احکام ہو گا تو آپ پر مبنی دہلی ہو جائے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے کے دوسرے کو مذہب نہیں ہو سکتا یہاں کے بارے میں اختلاف ہوا ان میں بھی صحیح یہ ہے کہ وہ جتنی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تہمت کو اس پر کھول دیا کہ اہل فطرت ہر مذہب نہیں بلکہ ان کا احکام ہو گا اس پر وہ روایت شریف ہے جسے امام فخر الدین رازی نے کہا ہے "انہی اہل حاتم اور ابن منذر نے اپنی تدبیر میں خود صحیح کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، وہ روایت انہی اہل فطرت "اصح" ہے کہ ان کے اور بہت بڑے جہلے جنہوں نے اسلام نہیں پایا انہیں جمع کر کے لا پھر ان کی طرف رسول بھیجے گا تو جسے قبولی نصیب ہو گی وہ روایت کہے پھر دہلی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "پھر انہوں نے تم پر آمیت کر کے حدوت کر سکتے ہو۔"

وما کا معادین جنس نبوت اور ہم مذہب کرنے والے نہیں اب رسول لا (الاسراء: ۱۵) تک رسول نہ بھیج دیں۔

اس روایت کی خود بخود و مسلم کے شرائط پر ہے اور انکی بات صحیح اپنی طرف سے نہیں کہ مجھے لڑا یہ طرف کے حکم میں ہے۔ (جامع طبہیں ص ۷۷)

## فصل

### قلیل از دعوت لوگوں کے بارے میں اہل سنت کا موقف

اہل اصول نے نفسی طور پر ایمان کا شکر مطلق طور پر لازم نہیں ہوتا ہے  
معجزہ کا اس میں انکار ہے شیخ انصاری نے کہا کہ شکر مطلق سے مراد اوستہ کا تھا  
نہ کہ وہ لڑائی شاکر و غیرہ سے اجتناب ہے۔

ایسی نئی سے شرع فقہ میں مطالب میں نکھارے بعض اصحاب نے شرعاً  
یعنی "قلیل کثیر" ایسی ہی پروردگار کا شکر جو عباد کے معجزہ کی سہولت کی ہے لیکن  
خاص ہو کر اہل حق نے التقریب میں اس طرح اسحق نے اصول میں شیخ جو عبادہ حق  
نے شرع دین میں معجزہ کے ساتھ سہولت کرنے والوں کے بارے میں یہ طرز بیان  
کیا ہے کہ ان کاظم کام میں معجزہ ہوتا ہے انہوں نے معجزہ کی کتب کا مطالعہ کیا  
انہیں ان کا یہ جملہ "شکر مطلق لازم ہے" یہاں تک کہ غفلت میں ان کی سہولت کر  
دی کہ وہ ہم جانتے ہیں کہ ہرگز معجزہ کا ساتھ دینے والے نہیں اور نہ ہی ان کے  
معاذہ ہر وہ سہولت ہیں۔ ایسی نئی نے کہا کہ کام قلیل کثیر کو معجزہ کر سکتا ہے کہ وہ علم  
کام کے نام ہیں یہی وہ کہ پہلے وہ معجزہ تھے انہوں نے یہ بات کہی لیکن بعد میں  
انہوں نے انہوں سے رجوع کر لیا تو اس سے بھی ان کا رجوع حجت ہو جائے گا۔

ایسی نئی نے یہ بھی کہا کہ شکر مطلق کے قصہ پر دعوت نہ پہنچے والوں کا مسلک بھی  
حق ہے کہ ہے۔ ہمارے نزدیک وہ حق فہم ہونے کے ساتھ دعوت اسلام سے  
پہلے جملہ جہان میں اور نہ کہانہ اور نہ لازم ہو گی لیکن کج قول کے مطابق ان کے  
قول پر خاص نہ ہو گا کہ یہ حق سہولت نہیں۔

یہ مہارت اہل فہم کے حق ہونے اور نہ میں داخل نہ ہونے اور نہ جنت میں  
داخل ہونے پر شبہ ہے بلکہ اس پر سہولت کا اطلاق نہ ہو گا۔

## فصل

ہم نہ نئی نے شرع معراج میں شکر مطلق واجب نہیں ہے، قرآن سے

نہیں دلائی اور کہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کر رہی ہے۔

وما كنا بمعذبين حتى نبعث  
رسولا (الاسراء: ۷۵)

اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب  
تک رسول نہ بھیج لیں۔

۲۔ دوسرے مقام پر لڑا۔

فذلك ان لم يكن ربك مهلك  
الغري بظلم واعلموا غفلون  
(الاسراء: ۸۲)

یہ اس لئے کہ تمہارا رب ہمیشہ کو ظلم  
سے نہ نہیں کرے گا کہ وہ کافر ہے۔

یعنی میں کے پاس رسول اور شہادتیں ہیں۔

۳۔ تیسرا فرقہ ہادی تعالیٰ ہے۔

ولولا ان تصيبهم مصيبة بما  
قدعت ابقيهم فيقولوا ربنا  
لولا ارسلت لنا رسولا  
فنتبع آيتك ونكفون من  
العوالمين  
(الفصص: ۲۷)

اور اگر نہ ہوتا کہ بھی پہنچا انہیں کوئی  
صیبت اس کے سبب جو میں کے ہاتھوں  
نے آگے بھیجا تو کہتے اسے ہمارے رب  
تو نے کیوں نہ بھیجا ہماری طرف کوئی  
رسول کہ ہم تمہاری آیتوں کی پیروی کرتے  
اور ایمان لاتے۔

میں کہتا ہوں لام میں نبی ماتم نے ظہیر میں اس آیت کے تحت حضرت موسیٰ  
علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
تک فترت میں فوت ہونے والا عرض کہے گا اے میرے رب پھر سے پاس نہ کتاب  
تبی اور نہ رسول پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔

رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا  
فَتَتَّبِعَ آيَتَكَ وَتَنكِحُوا مِنَ  
الْمُؤْمِنِينَ (الفصل ۱۲ء)

اے ہمارے رب تو نے ہمیں نہ بھیجا  
ہماری طرف کوئی رسول کہ ہم تجری  
آیتوں کی پیروی کرتے اور ان سے ملے۔

اس جملے میں یہ آیات بھی شامل ہیں۔  
وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكُ الْقُرَى  
حَتَّى يُبَيِّتَ فِيهَا رَسُولًا  
يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا وَمَا كُنَّا  
مُهْلِكِي الْقُرَى إِلَّا وَآهْلُهَا  
ظَالِمُونَ (الفصل ۱۴ء)

اور تمہارا رب تمہیں کو ہلاک نہیں کرتا  
جب تک کہ اس کے اہل مرقع میں رسول  
نہ بھیجے، جو ان پر ہماری آیتیں پڑھے اور  
ہم تمہیں کو ہلاک نہیں کرتے مگر جب  
کہ ان کے ماکہ حرم گھر ہوں۔

ہماری قتل کا یہ بھی قرآن ہے۔

وَلَوْ أَنَّا لَعَلَّكُنْهُمْ بِمَغْلَبٍ مِنْ قَبْلِهِ  
لَقَالُوا رَبَّنَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا  
فَتَتَّبِعَ آيَتَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَذَلَّ  
وَنُخْزَى (۱۰۴: ۱۰۵)

اور اگر ہم انہیں کسی مغلوب سے ہلاک  
کر دیتے رسول کے آنے سے پہلے تو  
خود کہتے اے ہمارے رب تو نے ہماری  
طرف کوئی رسول بھیج دیا نہ بھیجا کہ ہم  
تجری آیتوں پر چلے نکل اس کے کہ دلیل

دوسرا ہوتا۔

ہم میں ہی تمام اس آیت مبارکہ کے تحت حضرت علیہ عرفی سے نقل کیا زندہ  
فترت میں فوت ہوئے وہ عرض کرتے گا اے میرے رب میرے پاس نہ کتب الٰہی  
اور نہ رسول پھر انہوں نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی۔  
فترت قتل کا ارشاد گرا ہی ہے۔

بعضہر خون فیہا رہنا      اور وہ اس میں چلتے ہو گئے اے  
 نخرجنا بعمل مباحا      اللہ سے رہیں نیک کر ہم اچھا کام  
 غیر لغوی کثا بعمل لولم      کریں اس کے خوف پر پہلے کرتے تھے  
 نعوذکم ماہذکر فیہ من      اور کیا ہم نے تمہیں وہ امر نہ دی تھی  
 تذکر وجاہکم الشفیر      جس میں کہہ لیا تھے کہنا ہوتا اور ار  
 (الفاترہ: ۳)      سنا تھا تمہارے پاس تحریف لیا تھا

ہم اپنی حق بات نے اس اہمیت کے تحت حضرت اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل  
 کیا ہے کہ خوف ضرور رسولوں کرام کی وجہ سے امت پرش کی جلتے گی۔  
 ہر حق بات کا قرین ہے۔

رسلاً مبشرین ومفسرین للآل      رسول غوغیری دینے اور ار سنا کے  
 یکون للناس علی اللہ حجة      رسولوں کے بعد اللہ کے رسول لوگوں کو  
 بعد المرسل وکان اللہ عزیزا      کوئی غور نہ رہے۔ اور اللہ غالب سخت  
 حکیم      (النساء: ۳۵)      والا ہے۔

ہم اپنی حق بات نے ساری سے اس اہمیت کے تحت نقل کیا کہ وہ لوگ  
 کہیں گے تو نے ہر طرف کوئی رسول نہیں بھیجا۔ (پانچ جہاں: ۲۰۳)

### اہم سوال و جواب

اگر اعتراض ہو کہ اہل فخرت کو ہی لوگوں کے علم میں شامل کیے کیا جائے جنہیں  
 دعوت نہیں پہنچی اور ہمت سے پہلے تھے کہ اس دور میں پیدا ہوئی اور پیدا نہیں  
 پیدا اسلام کی شریعت موجود تھی؟

ہی حق گزارش کرتا ہوں ہمت سے دلائل شہد ہیں کہ عرب اس شریعت کے  
 طالب نہ تھے اور نہ ہی اس کے احکام کی بجاآوری کے یہ مطلب تھے یہی وجہ ہے کہ  
 اہل فخرت کے بارے میں صراحتاً احادیث وارد ہیں اگر وہی مرد ہمت سے پہلے کے

لوگ ہیں تو پھر تو کسی رسول کا دنیا میں نہائی نہیں ہو گا کیونکہ ایسے لوگوں کا وجود عمل ہے اس لئے کہ وہ اور خیرات ہے اس سے پہلے پیدا تو ہم علیہ السلام تک کیا ہیں وہ خود اول انبیاء ہیں اور ان سے پہلے بشر نہائی نہیں 'قرآن کریم' بھی اس بات کی کوئی وجہ ہے۔

وہذا کتاب المرزاة مبرک اور یہ برکت والی کتاب ہم نے اتاری تو  
فاتحہ و انقلوہم انقلوہم اس کی بڑی کتبہ اور یہ بزرگاری کہ  
نرحمہم انقلوہم انقلوہم انقلوہم انقلوہم انقلوہم انقلوہم  
الکتاب علی طائفین من ہم سے پہلے وہ گروہوں کی اتاری تھی۔  
قبلنا وان کنا عن دلائلہم اور ہمیں پڑھنے پڑھانے کی بکھر خیرات  
لغفین تھی۔

(الانعام: ۱۰۱)

ہم اس ہی مانتے ہیں مفرد اور ہی شیخ نے پہلے سے ذکر آیت کے تحت نقل کیا  
یہود نصاریٰ نے کہا وہ دہستے ہیں کہ قریش انہیں یہ کہیں۔

اس سے وہ اعتراض قائم ہو جاتا ہے کہ شرع مسلم میں اسی حدیث کے تحت ہے  
ان لیس ویاک فی النار میرا آپ اور تمرا آپ آگ میں ہے۔

کہ تل باطیت ہ دولت نہ پہنچے وہیں کا عزم جاری نہیں کیا جا سکا کیونکہ ان سے  
پہلے پیدا تو ہم علیہ السلام اور دیگر انبیاء کی دولت موجود ہے یہ جاری کیں نہیں  
کیا جا سکا کیونکہ ساتھ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی دولت میں ہے۔

لَا تَأْكُلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جِثَاءً لِّغُلٍّ روز قیامت تل باطیت اپنے جثوں کو  
لجلبلیة یحملون لوانہم علی ہتھوں کی اٹھنے آئیں گے  
ظہور ہم (المشورک: ۲۷)

اور پھر یہ حصہ بیان ہوا جس میں اٹھنے کا تذکرہ ہے  
تو یہ روایات ذرا بحث مسئلہ میں نفس کا دورہ دکھاتی ہیں اور اپنے حدیث کے تل

فرت پر شہد ہے اور وہ فتنہ حضرت محمدی علیہ السلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کا عرصہ ہے وہ لوگ جنہیں دعوت نہیں پہنچی وہ اہل فتنہ نہیں تو کون ہو گئے؟

### اہل رافضی اور تین اصول

اہل رافضی نے مسطورہ "میں کہا" جس کو اہل سنت ہی صلی اللہ علیہ وسلم کا دعوت کی دعوت نہیں پہنچی اسے دعوت اسلام اور پیغام کے بغیر قتل کرنا جائز نہیں بلکہ کسی نے ایسے شخص کو قتل کر دیا تو اس پر جہنم مقرر ہو گی۔ کیسے ضمانت نہ ہو گی اس نے جسے دعوت نہیں پہنچی اور وہ ایمان نہ لایا رہا مصلحت کتاب کا تو وہ تو بلا امتیاز لازم ہو آ ہے بلکہ ایسے لوگوں کے تین اصول ہیں۔

۱۔ جسے کسی نبی کی مسطورہ دعوت نہیں پہنچی، صحیح قتل کے مطابق اس کا قصاص نہ ہو گا بلکہ قتل لازم کرتے ہیں کیا گمراہی نبی یا مسلم کی بدعت لازم ہو گی بلکہ قتل ہیں اس صحیح قتل ہے۔

۲۔ کسی دین کو مانا ہے نہ اس نے تبدیلی کی اور اسے اس کے بگڑے ہوئے پہنچا اور اس قتل پر قصاص نہیں، بعض نے کہا مسطورہ دلائل بدعت یا اس دین والے کی بدعت کے مطابق لازم ہو گی مگر وہ دونوں میں سے کدواں صحیح ہے۔

۳۔ جو ایسے دین کے قاتل تھے جو تبدیلی ہو گیا لیکن اس کے خلاف بگڑے پہنچا تو اب قصاص نہیں اور اس قتل کے مطابق بدعت گمراہی لازم ہو گی۔

### کیا ایسے لوگ موجود ہیں؟

یہ ممکن نہیں کہ ایسے لوگ اطراف زمین پر موجود ہوں جنہیں یہ بدعت اسلام نہ پہنچی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے لے کر کوئی نبی بھیجتا ہی نہیں فرمایا، حالانکہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی بعثت اور ان کے واقعات نصیحت ہی سے صرف ہیں مگر صرف حضرت نوح علیہ السلام کی بعثت ہی ہوئی تو وہ سارا سلسلہ اس زمین پر اجاستہ پائیدار ہے اور طوفان آیا اس نے تمام اہل زمین کو غرق کر دیا مگر

ہم سچائی کی کاہل و حلیہ کریں تو ایسے لوگوں کا وجود عمل ہو جائے گا اور وہ تمام  
 اعلیٰ و اقدس اور سچ و کثرت کے ساتھ مشغول ہیں ان کا باطن ہر روز آئے گا اور ان  
 کے بارے میں یہی علم ہو گا کہ وہ انہوں کے بغیر تمام کے تمام دروغ میں جانی گے۔  
 بلکہ اہل قدرت کے بارے میں اعلیٰ و اعلیٰ میراثیت و مشغول ہیں۔

### مزید وضاحت

اگر آپ کسی کو مسئلہ خوب واضح نہیں ہوا تو مزید وضاحت فرمادیں میں کہہ ہوں  
 چند امور ہیں حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کے بعد وراثت و نسلیت  
 طویل ہے، عربوں میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بعد کوئی ہی بیعت نہیں ہوا ان  
 دونوں کے دین میں تبدیلی آ چکی تھی نسل طویل ہو گیا اور ان کی شریعت سچ نقل  
 کرنے والا بھی کوئی نہ تھا۔ لوگ اسی سہول اور حقیر شریعت میں رہے حتیٰ کہ لوگ  
 پیدا ہوتے تو اسے ہی پاتے انہوں نے دین ابراہیم کو حقیقت نہیں پتا اور نہ ہی  
 ایسے آدمی کو جو انہیں سچ فریفتہ تو ایسے لوگوں پر یہ بات صلیق آتی ہے کہ انہیں  
 دوست نہیں بنایا گیا وجہ ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کالی جہلی  
 تعلیمات کو غیب محسوس کیا اور کہا یہ نیا دین ہے آئے ہیں جو پہلے صحابہ نہیں  
 انہوں نے یہ کہا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَجَبًا وَقَطْلًا  
 كَلَّا لَأَنَّهُمْ لَنِ لَمَشُوا صَبْرًا  
 عَلَى آلِهِمْ لَنِ هَذَا الشَّيْءُ يَرَادُ  
 لَنِ سَمِعْنَا بِهَذَا فِي الْمَلَةِ الْآخِرَةِ  
 لَنِ هَذَا الْاِخْتِلَاقُ  
 (ص ۱۲۷)

ہے شک یہ عجیب بات ہے اور ان کے  
 سردار بچے کہ اس کے پاس سے جلیں  
 اور اپنے خداؤں پر صبر رہو۔ ہے شک  
 اس میں اس کا کوئی مطلب ہے۔ یہ تو ہم  
 نے سب سے کچھ دین فراہمیت میں  
 بھی نہ سنی تو یہ نئی نئی کرامت ہے۔



وہ سب سے ختم ہے کہ انہوں نے کلمہ

تَاوْحِيدًا آيَاهُ مَا عَلَى لَمَّةٍ وَلَا  
عَلَى آثَارِهِمْ مَقْتَدُونَ  
یلا اور ہم ان کی کلمہ کے پیچھے ہیں۔

بالزحرف ۲۲

اگر ان کے پاس انبیاء شیم اسلام کی صحیح حالت میں دعوت ہوئی تو آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی دعوت کو چھان چنے کہ یہ انہیں کے مطابق بنائی رہے ہے اعلیٰ  
آسمان کی شہادت کی بناء پر ہم سے انہوں نے اسلام قبول کر لیا ان کا کفر مصلح اور اس  
کی اہمیت کا اندازہ نہ تھا نہ ہی وہ ان کے پاس میں خالق و مدد ہونے کا دعویٰ  
کرتے تھے جیسا کہ انہوں نے اس کی قوم نے کیا بلکہ وہ اہمیت کا اقرار کرتے تھے  
ان کو خالق و مدد مانتے تھے جیسا کہ قرآن پوری قائل ہے۔

وَأَنزَلْنَا إِلَهُهُم مِّنْ خَلْقِهِمْ  
لِيُعْلَمُوا أَنَّهُ (الزحرف ۷۷) نے پیدا کیا تو انہوں نے ان کے لئے  
ہاں یہ عقیدہ رکھنے کہ بت اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی فصاحت کریں جیسا کہ  
ارشاد قرآن۔

مَالِعِبَهُمُ الْاَلِيفُ بَوْنَا اَلِی  
اَللّٰهُ زَلْفِی الزمر ۲۰  
کہتے ہیں ہم تو انہیں صرف اتنی بات کے  
لئے پہنچے ہیں کہ ہمیں اللہ کے پاس  
تخلیک کر دیں۔

وہ تکیہ ہیں کہتے تھے۔

ایبیک الاشربیک لک  
الاشربیکا ہولک نسکک و ما  
ملک ہے اور اس کا بھی جس کا وہ ملک  
ملک

لئے قتل ہے انہیں کے بارے میں فرمایا۔

وَمَا يُوْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ  
مُشْرِكُونَ (یوسف: ۱۰۶)  
میں لائے مگر شرک کرتے ہوئے۔

اس سے واضح ہو گیا کہ کفریہ قتل کے ساتھ شرک کا تعلق ہے اور  
ہر قتل کا انکار قتل اور یہ سارا کفر کی ہی قیامت سے جہالت کی وجہ سے قیام  
اتمام کے کر تشریف لے گئے اور وہ ان تک صحیح طور پر نہ پہنچ سکے تھے کہ قتل کا یہ  
ارشاد کفر ہی واضح کر رہا ہے۔

يَا لَعَلَّ الْكِتَابَ فَقَدْ جَاءَ كَمْ  
رَسُولُنَا يَبَيِّنُ لَكُمْ عَلَى فِتْنَةٍ  
مِّنَ الرُّسُلِ لَنَقُولُوا مَا جَاءَنَا  
مِنَ بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ فَقَدْ جَاءَ  
كَمْ بَشِيرٍ وَنَذِيرٍ  
اَلْمَائِدَةُ: ۶۴)  
جائے کتاب دلو ہے ایک کتاب ہے  
ہمارے رسول تشریف لائے کہ تم پر  
ہمارے حکام ظاہر فرماتے ہیں بعد میں  
کے کہ رسولوں کا قیام نہیں رہا تھا کہ  
کبھی کہہ ہمارے پاس کوئی خوشی اور دار  
جاننے دھانے آیا تو یہ خوشی اور دار

جاننے والے ہمارے پاس تشریف  
لئے

جب اللہ قتل نے اہل کتاب کو مستعد رکھتے ہوئے آخرت کے بعد رسول بھیجا تو  
ان پر قیامت کو واضح کر کے ان کے پیروں نے بدل دی اور پہچانی تھیں تاکہ  
اہل کتاب یہ نہ کہہ سکیں۔

مَا جَاءَنَا مِنَ بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ  
اَلْمَائِدَةُ: ۶۴)  
کہ ہمارے پاس کوئی خوشی اور دار جاننے  
دھانے آیا۔

حاکم اہل کتاب شریعت موٹی علیہ اسلام کے پہلے عالم تھے۔ پس انہوں نے  
اپنے جوں کی توہید کرتے ہوئے اس میں تبدیلیوں کو قبول کر لیا تھا اور اب وہ حق اور

باطل میں عقیدہ کرنے کے اہل نہیں رہے تھے  
 فسانہ ملک بالعرب الامیہیں اب تصدراہن عربوں کے ہارسے میں کیا  
 نیسوالعمل الکتاب ولا یملرون غیل یہ کاہو اہل تھے نہ وہ اہل کتب  
 تھے بلکہ جانتے نہ تھے کتب کیا ہوتی  
 الکتاب

چ

### اہل نووی کے کلام کا صحیح مفہوم

شرح مسلم میں اہل نووی نے اس حدیث میں ایسی ولایاک فی القلار کے تحت  
 یہ کھنگالی ہے کہ یہ لوگ نہایت فطرت میں فوت ہوئے اور وہ عربوں کی طرح بت  
 پرست تھے وہ وہ ذاتی چیز اور انہیں یہ خطاب نقل از دعوت نہیں کیا نہ انہیں حضرت  
 ابراہیم علیہ السلام اور دیگر انبیاء کی دعوت پہنچی تھی میرے نزدیک اس کلام کا مفہوم  
 یہ ہے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی کے ہارسے میں  
 اشتراک نہیں کیا بلکہ انہوں نے قرمانی کے والد کے ہارسے میں اشتراک کیا ہے اور  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی کے ہارسے میں کوئی علم رکھنے سے انہوں  
 نے غامضی اختیار کی۔  
 (شرح مسلم مفہوم)



### ذکرہ حدیث میں دو علانیہ

ذکرہ حدیث میں ایسی ولایاک فی القلار میں محمد پر دو علانیہ اشارے

آج

۱۔ خدا کے حکام سے اسے مسلم اور ابوہریرہ نے بطریق علانیہ سننے انہوں نے  
 سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ایک شخص نے  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میرا والد کیا ہے فرمایا آپ میں بہت وہ وہیں  
 تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب کیا اور فرمایا میں ایسی ولایاک فی

میں قرار ہے۔ روایت مسلم کے فتاویٰ میں سے ہے بخاری میں نہیں۔ اور مسلم کے فتاویٰ میں حکم ہے اور یہ روایت بھی انہی میں سے ہے۔  
 حضرت جنت اگرچہ امام و ثقہ ہیں لیکن انہی حدیث نے کمال میں اعتناء میں ذکر کر کے کہا ان سے حدود احادیث میں تفاوت واقع ہوئی ہے اور یہ ان سے روایت کرنے والوں کا قصور ہے۔ کیونکہ ان سے ضعیف راویوں نے بھی روایت کیا ہے۔ ذہبی نے یہی بات جہان میں ذکر کی ہے۔

۳۔ حدیث میں اگرچہ امام علامہ مسلم ہیں لیکن پوری جماعت نے ان کی روایت میں کام کیا ہے۔ بخاری نے ان سے خاموشی اختیار کرتے ہوئے اپنی صحیح میں ان سے کوئی روایت نہیں لی۔ "ماکم نے الحدیث میں کہا مسلم نے اصول میں علامہ بن مسلم سے سوائے حدیث جنت کے کوئی روایت نہیں ذکر کی تھی مسلم نے شاہد میں ایک جماعت کے حوالے ان سے حدیث لی ہے۔ ذہبی کا قول ہے علامہ "ان سے نیز ستر احادیث ہیں یہ گھوڑا نہ رنہ سکتے تھے" یہ بھی لوگوں نے کہا ان کی کتب میں کی و دشمنی ہوئی تھی یہ بھی ممکن ہے کہ انہی اہل فریبان کے پیچھے تھے انہوں نے ان کی کتب میں کوڑے کر دیے۔

### ایک روایت کی مثل

ان کی حاکم میں یہ روایت بھی ہے کہ حضرت جنت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہتے ہوئے۔

فلما نجلی رہ للجهل جعلہ  
 دکلونصر موسیٰ صعبا فلما  
 فراقی قل سبحتک ثبت البک  
 وذاقون المؤمنین  
 پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اُتایا اور  
 چکایا اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ گرا  
 ہے ہوش پھر جب ہوش ہوا بولا پاکیزگی  
 تجھے میں تیری طرف رخس لایا اور میں  
 وذاقون المؤمنین

(الاعراف: ۱۳۳) سب سے پہلا سلطان ہوں۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی غصہ انگلی کی طرف اپنے

انگوٹھے پر ماری تو پہاڑ اٹل گیا۔

اس حدیث کو امام ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا اور کہا یہ شرکاء مسلم کے مطابق ہے "ابن ہریرہ نے اسے الموصولات میں ذکر کیا ہے اور کہا یہ حدیث نہیں میں کے موجب نے ابن کی کتب میں رد و بدل کر دیا تھا اور مملو کی روایات میں متاخر کثرت کے ساتھ ہیں۔ (الموصولات ص ۱۰۱-۱۰۲)

میں نے مذکور روایت صرف اس لئے ذکر کی ہے کہ اس کی بھی وہی سند ہے جو ذریعہ حدیث کی ہے۔

### دوسری مثل

ابن کی متاخر میں سے یہ بھی ہے جسے انہوں نے حضرت ابراہیمؑ سے "انہوں نے حضرت عمرؓ سے "انہوں نے حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب کو دیکھا اس کے لشکر لائے ہیں تھے اور اس پر سبز چادر تھی اسے بھی الموصولات میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے ذریعہ حدیث کا منکر ہونا لازمی ہے اسی طرح مسلم کی متحدہ احادیث کو منکر قرار دیا گیا ہے۔

### ۲۔ دوسری علت متن کے لحاظ سے

دوسری علت متن کے اعتبار سے ہے اور وہ ایک ضابطہ پر مبنی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے باب کوئی امر یا رسول پر مبنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر جواب سے اس کے لئے منکر اور اس کے حل کا اضطراب محسوس فرماتے تو کیا جواب صحیح فرماتے جس میں قریہ اور اہم ہو یا نہ تھا حدیث بخاری میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے قیامت کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ابتلائی امر کو لاحقہ کہتے ہوئے فرمایا یہ اپنی عمر سے احتیاط کرے گا اور یہ نہیں فوت ہو گا حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے۔

## اہل علم کی توجہ پر

میر میں فرماتے ہیں ارباب اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے رہتے تھے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جسوں فرماتے مگر کون میں نہیں جانتا تو اس سے ان کا شک و شک میں نہ رہتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ ہے مشکل ارباب محبت فرماتے۔ مذکورہ لوگوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ ہے کہ یہ نوعی ایسی عربانے کا لہر نہیں فوت ہو گا جن کی حاضرین تمام فوت ہو جائیں گے اور ہر ایک موت اس کے لئے قیامت ہی ہوتی ہے۔

تمام لوگوں کو یہ باتیں کہتے ہیں اس حدیث سن لیں ولپاک فی النار کی روایت خطا نہیں بلکہ دعویٰ ہے اسے صحاح روایت کیا تو اسے وہیم ہو گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ ہے مشکل کام فرمایا صلاح نے جو کچھ اسے نقل کر دیا۔

## حدیث کا دوسرا طریق

حدیث کا دوسرا طریق بخاری ہست ہے شہد ہے کہ اسے حضرت مسلم نے قیامت سے روایت کیا اس میں یہ الفاظ سن لیں ولپاک فی النار "موجود ہی نہیں اور ہر مذکورہ حدیث کے الفاظ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وہم گرا ہی کا ہوا کہ تک نہیں ہے اور مسر روایت کے اعتبار سے ملے سے پتا چلی کہ کچھ مسر کے خطا میں کوئی کام نہیں اس کی کسی روایت کو سکر نہیں کیا گیا بخاری سے بخاری و مسلم دونوں نے حدیث کی ہے (لیکن ملے سے صرف مسلم نے) تو مسر کے احادیث اور زیادہ صحیح ہو گئے۔

## حدیث سے تائید

بہر حضرت سعد بن واہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث بھی مسر میں قیامت میں اہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ کے مطابق ہے اہم زیادہ سے سند میں اور بخاری نے مجسم و کثیر میں وہی صحیح کی سند سے حضرت سعد بن ابی واہب رضی اللہ

تعلیٰ مذ سے نقل کیا ایک امرالی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا  
والد نہیں ہے فرمایا آگ میں اس نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد  
کلیں ہیں فرمایا۔

حیث ضرورت بقبر کافر      تم جب بھی کسی کافری قبر کے پاس سے  
فیسرہ ہائے نار و ن۔ ج۔ ۳۳۱      گزرو تو دنیا کی بشارت ہو۔  
یہ حدیث صحیح ہے۔

### متحدہ فوائد

۱۔ میں متحدہ فوائد سامنے آتے ہیں۔

۱۔ سائل امرالی تھا اور اس کے والد دارقار میں واقع ہر جانے کا لڑکا تھا۔  
۲۔ جواب میں فرمایا کہ اور جہاں سے کلمہ لیا گیا اس میں اپنے والد گرامی کے شک میں  
بوسلے کی ہرگز تشریح نہیں بلکہ فرمایا جب تم کسی کافری قبر سے گزرو تو اسے دنیا کی  
بشارت ہو۔ یہ جملہ بظاہر مطابقت رسول نہیں پکڑا شیعہ و سنی اور قرآنی سے واضح ہو  
جاتی ہے مگر خود یہ کلامی حل ہوتا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حقیقت  
حل کو واضح کرنے اور اس کے والد کی مخالفت کو چھاند فرمایا کہ کہیں یہ شخص اسلام  
سے پھرتے جانے کیونکہ کلمہ کا ایسی چیز کو چھاند جتنا ضروری ہے۔

اور عربوں کی عادت تھی کہ دل ہوتا اور صاحب بھاتا ہوا تھا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ  
و سلم نے اسے عیباً و عیباً دہرایا جو اس کے دل کو مطمئن کر دے۔

حدیث کا یہ طریق دیگر طرق سے خلعت ہی تھا ہے اس لئے بعض حضرات حدیثیں  
نے فرمایا۔

لو ان مکنت الحمیث من      اب تم ہم نے حدیث کو ساتھ وہ  
سقیب و جہاداً عقلناہ      سے نقل نہ کیا اسے ہم کبھی ہی نہ

پاسے۔

یعنی دلوں کا اس کی سند اور افکار میں جو اختلاف ہوتا ہے وہ سامنے آئے تو بات

نہی ہے۔

### بخاری و مسلم کی متعدد احادیث

بخاری و مسلم میں بہت سی احادیث کا موازنہ بھی ہے جن میں بعض راویوں سے احادیث میں تلمیح ہو گئی ہے جس کی شکوک و شبہات اور باہرین حدیث نے فریبی شفا حدیث مسلم سے ہم غلطی کی (خلاف میں) قرأت کی نفی ہوئی ہے۔ ہم شافعی نے اس میں غلط بیان کرتے ہوئے فرمایا دوسرے طریق سے طبع کی نفی ثابت ہوئی ہے نہ کہ قرأت کی راوی نے قرأت کی نفی بلکہ کر اسے مستثنیٰ روایت کر رہا اسی طرح دیگر اشیاء میں بھی گناہگار کتب احادیث میں ہے تو اس حدیث سے حدیث میں غلط واضح ہو گئی لیکن یہ حج ایسا صحت حدیث کے متعلق نہیں بلکہ بعض غلطی کی صحت کے متعلق ہوئی۔

### بخاری کی معیت

اس طرح یہ روایت "مع لکھا" اس کی سند ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ اس سے دوسرے راویوں کا بخاری میں غلط نہیں آتا کیونکہ ممکن ہے معیت سے مراد بخاری کی معیت ہو کیونکہ یہ غلطی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان راویوں کے راویوں میں اطمینان کے لئے فرمائی تھی۔

### اہم اعتراض و جواب

اگر یہ سوال ہو کہ جب یہ بات ثابت ہے کہ اہل فتنہ کے بارے میں احادیث کے بخاری و مسلم کا حکم جائز نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسائل کے بارے میں بخاری و مسلم کا حکم کیسے جاری فرمایا؟

### چار جوابات

جواب اس کے چار جوابات آئے ہیں۔

۱۔ یہ روایت اہل فتنہ کے بارے میں دائر روایات سے پہلے کی ہے نہ ان کی وجہ سے منسوخ ہو چکی ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے مشرکین کے



بچوں کے آپ میں روزی لڑایا پھر وہ قسم شریعہ میں ہے۔

یہ ہے اہل غرخت کے دوزخی نہ ہونے پر قطعی حکم نہیں لگا رہتا بلکہ ہم کہتے ہیں کہ اس نے قصاص مرئی وہ جنت میں اور جس نے ظفرنی کی وہ دوزخ میں داخل فرما دیئے گئے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ جو وقت استھان ظفرنی کسی کا نور دوزخ میں داخل ہو گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وحی کی تائید پر اس کے دوزخی ہونے کا قرار دیا۔

۳۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس شخص نے قریب اور شام کا سڑکایا ہو "ال کتاب ہے  
ہو اور اسے حضرت سہی اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی دعوت پہنچی تھی اور انہوں نے  
نے شرک پر ہی اصرار کیا لہذا اب وہ ہندو نہیں سمجھا جائے گا۔

۴۔ یہ بھی ممکن ہے اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلان نبوت کا رد  
جو اس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت بھی پہلی سمجھی اس نے شرک  
اصرار کیا تو آپ اس کا رد بھی کرنا چاہئے گا؟

مفتی محمد رفیع

یہ کہ تم یہ کہو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلیری بھی تو عرش میں گئے۔  
 پھر سے طاقت ہوئی تو پھر کہو عرش میں تم نے کہا ہے وہ انہیں بھی لازم آئے کہ

4/26

مجلس علماء الهند

۱۔ پہلے اس کا ثبوت ضروری ہے کہ یہود نے انیسویں صدی کی دہائی کی ہزاروں مسلمانوں کو قتل کیا، جن میں ۱۰۰۰۰ کے قریب مسلمانوں کو قتل کیا گیا۔ یہودیوں نے انیسویں صدی کی دہائی کی ہزاروں مسلمانوں کو قتل کیا، جن میں ۱۰۰۰۰ کے قریب مسلمانوں کو قتل کیا گیا۔ یہودیوں نے انیسویں صدی کی دہائی کی ہزاروں مسلمانوں کو قتل کیا، جن میں ۱۰۰۰۰ کے قریب مسلمانوں کو قتل کیا گیا۔

اور حالت بیماری میں بھی سے طاقت و قوت اور دین کے بارے میں معلومات کی  
محکمات نہیں رکھتا۔ حضرت آدم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے امرا و اقدار سے ملے ہوئے  
تحریر لائیں نہیں وہیں انہوں نے ایک بار قیام کیا ان کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم بھی تھے وہیں سے واپسی پر راست میں بن کا وصل ہو گیا۔

۲۔ اس میں کیا مانع ہے کہ انہیں دعوت ملی اور انہوں نے قبول کی اگرچہ دونوں بیویوں  
پر نقل نہیں، تم ان کی طرف انکار کی نسبت کیسے کر سکتے ہو مگر کہ وہ ان کے بیٹے  
صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بارے میں ولادت سے پہلے ہی اعلیٰ کتاب اور  
کاجوں نے مشورہ کر دی تھی، ان دونوں کی اس سخطہ میں تصدیق کی گئی اور انہیں  
بشارت بھی دی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بعد کو ولادت سے پہلے  
دعوت کے وقت اور ولادت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں  
بتائے ہوئے بشارت سے نوازا گیا اور انہوں نے اس کی تصدیق کی اور وصل کے وقت  
و اشعار کے جو گزر چکے ہیں۔ کیا ان کی طرف شرک کی نسبت کی جاسکتی ہے؟ جبکہ  
ان کے مبارک بیٹے کے بارے میں انہیں ابھار کر دیا گیا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تحفہ کا  
ایم لے کر بصورت رسول مبعوث ہو گئے، جن کو قرآن کے نور ان دونوں (والدین)  
نے اس کی تصدیق کی کیا اسلام اس تصدیق کے علاوہ کسی شئی کا نام ہے؟

۳۔ اذرا یہ دعویٰ ہے کہ وہ لہذا نبی دین حنیفی اور دین ابراہیمی پر تھے اور  
انہوں نے کبھی بھی کسی بت کی پرستش نہیں کی، اس بات کو ہم تعجب والا کی سے  
جست کریں گے۔

تحریر

اس بات پر ہے کہ ان دونوں کا ابتدائی عمر میں وصل ہو گیا تھا، اس امر کا نہیں  
چاہئے کہ ان پر بہت قلم ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

اولم نعمر کم عایتدگر فیه اور کیا ہم نے قصیں وہ عزت دی تھی  
من تذکر وحاء کم التذیر جس میں کچھ لکھا ہے تاکہ وہ  
فنفوقوا هذا للظالمین من وہاں سے پاس شریف آیا تھا تو  
مصیر (۲۷) پھر کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

بعض نے کہا مرے مراد ساتھ مل ہے بعض نے پائیں کا بڑھوٹ میں ہے  
لے نقل اس کا ذکر قبول فرمائے کہ جس کی مراد آخر ساتھ مل ہے ہو ایک مداح  
میں ہے پائیں مل مراد لے ہے لے نقل کی بہت کمال ہو جاتی ہے۔ مفسر صلی اللہ  
علیہ وسلم کے وہ مراد کی مراد مل کے وقت مکتب مل تھی جیسا کہ واقعہ  
نے کہا اور یہ قول غلط ہی ثابت ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مل  
کی مراد ہی تقریباً ہی قدر تھی۔

### فصل

تپ مل لے علیہ وسلم کے آہ و تہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام تک  
جنہی ہے تھے اور وہ بت پرستی کرنے والے نہیں تھے بلکہ ان پرستی کے  
بہت سے لے نقل کے فرما  
وإنا لبرہیم رب اجعل هذا اور یہ کہ جب ابراہیم نے عرض کی  
لبلا آتنا واجنسی ونسب لن میرے رب اس شر کو اپنی دعا کر  
نعبدا الاہنام اور لے اور میرے جنوں کو جنوں  
(ابراہیم ۲۵) کہتے سے پچھ

کے تحت نقل کیا ہے۔

لے نقل نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی لہجہ کے حوالے سے دعا قبول کی اور  
کی دعا کے بعد ان میں سے کسی نے بت پرستی نہیں کی۔ (پچھ جنوں تک)

ہم اپنی اپنی حالت میں تھیں۔ حضرت سیدہ بنی ہاشم کے ہاں سے بھی نکل گیا کہ  
 ان سے یہ چم چھینا گیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی لولہ میں سے بھی سہرت چھین کی؟  
 فرمایا ہرگز نہیں۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گراہی نہیں چھل  
 واجتنبی ونبی لن نعبد الا صنم اور بچے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے  
 (ابراہیم، ۲۵) بچے سے چھل

اپنی منہ دے تھیں۔ ان جوتج سے اپنے خدا کے ارشاد گراہی  
 رب اجعلنی مقيم الصلوة اور میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا  
 ومن فریضی رینا وتقبل دعائے اور جو میری لولہ کو اس حالت  
 (ابراہیم، ۲۵) میں لولہ میری دعا میں سے  
 کے تحت نکل گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی لولہ میں سے بچہ لوگ پڑتے  
 نظر کرتے رہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے۔  
 میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گراہی میں یہ عمل کیا جاسکتا ہے۔  
 وتقلب فی الساجدین اور لڑائی میں تھکتے رہتے کہ  
 (الشعراء، ۲۸)

میں سے نے طبقات میں 'برادر' طبرانی اور 'موسم' نے دلائل میں حضرت ابن عباس  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گراہی "وتقلب فی  
 الساجدین" کے تحت نقل کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نبی سے  
 دوسرے نبی کی طرف منتقل ہوتے رہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بصورت  
 کی صورت پڑے ہوئے اور ساجدین میں قلب اسٹی ہوا کہ آپ انبیاء علیہم السلام کی  
 جگہوں میں منتقل ہوتے رہے۔  
 (مجموعہ، ۲۵۲)

اور یہ بھی ممکن ہے کہ اسے انبیاء سے عام یہ عمل کر لیا  
 جلتے اور وہ لڑائی میں اور پیشہ پیدا اور انہی نے اسلام کی لولہ میں رہے۔ طریقہ اس  
 نقل کا صحیح بن لیا جلتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لولہ میں پڑے ہوئے نہیں  
 بلکہ حضرت اسماعیل، حضرت ابراہیم، حضرت نوح، حضرت شیبہ، حضرت نوح اور

حضرت نور میں عظیم مقام ہی بی ہے۔

اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مگر اہل بھی شلہ ہے بھٹوری میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بعثت من خیر قرون بنی آدم

قرون فقرنا حتی بعثت من

لقرون الذی کنت فیہ

(ابو ہریرہ باب منہ اہل)

مسلم میں حضرت داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا۔

لن اللہ اصطفیٰ من ولد ابرہیم

اسماعیل و اصطفیٰ من

قریش بنی ہاشم

(مسلم باب فضل نبی)

ابن کثیر اور عقبہ بن مالک روایت ہے کہ وہ مسلمان تھے۔

### دوسرا طریقہ استدلال

اس پر ایک اور طریقہ سے بھی استدلال کیا جا سکتا ہے۔ امام ابو نعیم نے ہم میں اور

شیخ غزالی نے کرکلت لویاء میں (شرحنا بخاری و مسلم کے ساتھ) حدیث کج کے ساتھ

نقل کیا۔

ما تخلت الارض من بعد نوح

من سبعة یدفع اللہ بہم عن

لعل الارض

ابن جریر نے تفسیر میں شہری حوشب سے نقل کیا بیوت زمین ایسے چھ افراد سے

خلق نہیں دی جن کی برکت سے زمین سے طاب بھا جاتا ہوا ہے نہ ابراہیم علیہ

اسلام میں فتنہ وہ اکیلے ہی تھے۔

ہم ہر سترے درجہ میں حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نہیں نیابے۔

ہم یزید بعد نوح فی الارض حضرت نوح کے بعد جنت میں ہیں۔  
اربعہ عشر یذوق بہم العذاب ایسے افراد وہ جن کی وجہ سے عذاب  
دار وہ۔

فتح غلام نے کرانت اولیاء میں انہوں سے نقل کیا میں بھی اسی بار ایسے افراد  
سے نقل نہیں دی کہ جن کی حرکت سے اللہ تعالیٰ اہل حق سے عذاب دار کرتے  
یہ آثار اور ہیں جو کائنات کا قول کہ اولاد ابراہیم میں کچھ لوگ بیٹے اللہ تعالیٰ کی  
میلت کرتے رہے کائنات کو رہے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد  
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دار سے ہیں جنہیں پڑی تھے۔

### اس کی تفصیل

سب اگر وہ کفر تھے تو وہ لوگ جو فطرت پر تھے اور ان کی وجہ سے عذاب دار  
ہوئے ان کے خلاف تھے یا کوئی شخص ایسا تھا جس نے نہ سنی صورت اہل ہے کہ نہ  
یہ آثار مجھ کے خلاف ہے۔ اور یہ سب صورت بھی اہل ہے کہ نہ اس سے نہ سوں  
کا اہل ہو تاہم آتا ہے اور کوئی کافر مسلمان سے اہل نہیں ہو سکا اور یہ اس  
تخلی کی نہایت کے خلاف ہونے کی وجہ سے بھی اہل ہے جس میں ہے کہ میں ہر  
دار میں اہل خدا میں رہا حتیٰ کہ اہل میں ہی یہ اہل تو اس سے واضح ہو جاتا ہے  
کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر اصل اپنے دار کے تمام لوگوں سے اہل اور بہتر  
تھی اور اس صورت میں نہیں ہو سکا کہ وہ تو کافر ہیں اور ان کے دار میں کوئی اور  
مسلمان ہو تو اس سے خبر ہو جاتا ہے کہ وہ مسلمان تھے اس صحت بخاری کا معنی  
صحت حجاز سے ثابت ہے۔

(ابوہریرہ ابی ہریرہ)

## میں والدین کے حوالے سے بھی افضل ہوں

ابہ ناجی نے ذاتی اجنبہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو جب بھی دو گروہوں میں بانٹا گیا تو مجھے اللہ تعالیٰ نے ان میں سے افضل میں رکھا میں اپنے والدین کے پاس پیدا ہوا اور مجھے عہد جاہلیت کی کسی شے نے مس نہیں کیا میں حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے اپنی والدہ تک نکاح سے پیدا ہوا کہ سچ ہے۔

ہاں خیر کم نفسا وخیر کم میں تم سے ذات کے حوالے اور والدین کے حوالے سے افضل ہوں۔

ابن ہریم نے "ذاتی اجنبہ" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے والدین کا خطاب بھی دنیا کی وجہ سے نہیں ہوا۔ میں پیشہ پاک پشتوں سے پاک رعبوں کی طرف مڑی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان کو دو شعبوں میں بانٹا کیا وہیں مجھے ان میں سے افضل میں رکھا گیا۔

ابن سعد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا ستر ستر میں سب سے افضل مہر مہر اور مہر مہر میں افضل بڑا بڑا اور بڑا بڑا میں افضل مہر مہر ہے۔

واللہ ما اقترق منذ خلق اللہ  
آدم الا کنت فی خیر ہما  
اللہ کی قسم حضرت آدم علیہ السلام کے  
ناتے سے لے کر جب بھی اللہ تعالیٰ نے  
دو گروہ بنائے تو مجھے ان میں سے افضل  
میں رکھا۔

اس موضوع پر کثیر احادیث ہیں جنہیں میں نے کتب المعجزات میں ذکر کیا ہے۔

شیخ نے ابن ابی عمیر العلوی نے منہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 سے نقل کیا قریش ہارکھ بنی میں پیدا توں طبع اسلام کی تحقیق سے وہ ہزار پٹ  
 بصورت نور موجود تھے نور وہ نور تسبیح پر حقائق نور ملائکہ اس کی تسبیح پر تسبیح پڑھتے  
 تھے۔ آپ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم طبع اسلام کو پیدا فرمایا قرآن کی پشت میں اس نور  
 مبارک کو رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان قرآن ہے کچھ اللہ تعالیٰ نے  
 پشت آدم میں انیس ہذا نور رکھے پشت نوح میں رکھا نور پھر پشت ابراہیم میں چھ  
 اللہ تعالیٰ نے مبارک پشتوں سے پاک ابراہیم کی طرف منتقل فرمایا حتیٰ کہ میں اپنے  
 واپس کے ہیں یہاں نور وہ بھی بھی نماز پر جمع نہیں ہوئے۔

ہم حق نے دلائل میں تجلوی نے لوسٹ میں پیدا ہوا کہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 نقل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن رکھے ہر انکس میں یہ اسلام  
 نے فرمایا۔

قبلت الارض میں نے تمام زمین کو شوق و قرب دیکھا  
 مشارفہا لو مغاربہا فلم اجد یہ حضور ﷺ سے جو کر کسی کو  
 رجلا افضل من محمد ولم اجد افضل کسی پلا نور جہانم سے جو کر  
 بنی لب افضل من ہاشم (وہم ہاشم) کوئی تاج میں افضل میں دیکھا  
 خلا میں گرنے والی میں اس روایت کے بعد فرمایا۔

لوائح الصحة ظاہرۃ علی من حدیث کے متن کی صحت پر واضح  
 صفحات هذا المتن غوامہ ہیں۔

(فصل)

اہم دل سے شیخ محمد اسحق شری کا نقل ہے۔

وہو مکر ملاقات حسین رضا میر کے ساتھ ہیں۔

الرضا ۔۔



میں سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا ان کا اعتقاد یہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ  
 بیٹہ سے پہلے بھی مومن تھے "دوسرے کہتے ہیں میں کی مراد یہ ہے کہ یہ بیٹہ سے  
 ایسے لوگوں میں رہے جن پر لعنہ نہیں ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا یہ اہل ایمان میں  
 ہوں گے۔

مخالف حق کہیں بھی فرماتے ہیں اگر حق کی مراد یہی ہے تو پھر دیگر صحابہ اور ان  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کوئی فرق نہ ہوا تھا کہ امام ائمہ علیہ السلام نے یہ کلمات کسی اور  
 صحابی کے بارے میں نہیں کہے تو درست ہے۔ اس کا معلوم یہ ہے۔

ان الصديق رضى الله عنه لم      حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 ثبت عنه حالة كفر بالله قبل      حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کفر کے بعد  
 لبعث محمد بن عمرو      نبوت سے پہلے کہیں بھی اللہ تعالیٰ کے  
 نفي له وقهره      ساتھ ذکر مشور نہیں ہوا جیسا کہ ابوبکر  
 محمد اور حق کے ساتھ نہیں ہوا۔

یہی وجہ ہے کہ انھوں نے یہ بات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے  
 میں نہیں کہی ہے۔

### یہی بات والدین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے

ہم کہتے ہیں جو کہ امام مکی نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے  
 میں کہا ہے یہی بات ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین قریش اور اہل  
 کے بارے میں کہتے ہیں کیونکہ حضرت صدیق اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ہی وہیں جنسی نصیب ہوا کیونکہ یہ دونوں  
 اہل نبوت پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوست اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 وسلم سے بہت محبت کرنے والے تھے۔

## (فصل)

### ایمان ابدی پر تصریحات

خدا لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابدی کے ایمان پر تصریح کی

ہے۔

۱۔ اہی حبیب نے تاریخ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ ایمان ابدی کا معنی ہے کہ جو اللہ عزوجل کے حکم سے ہے۔

فلا تذکروہم لا یخیر ان کا ذکر کرنے کے ساتھ ہی کیا کہ۔

۲۔ ہم سبھی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ لا تسبوا الناس فذلہ کان مؤمنا ایسا کہ برانہ کو نہ سبھی تھے۔

(ابو داؤد)

یہ بھی معتدل ہے کہ وہ اپنی پشت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ج کاتبیہ

نا کرتے۔

(ابو داؤد)

۳۔ نزدیکی ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک قرین نقل کیا ہے۔ حضور اور دین کو برانہ کو۔

فلہما کانا مؤمنین (ایضاً) کیونکہ وہ دونوں اہل ایمان تھے

۴۔ ابن سعد نے طبقات میں نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا تسبوا مضر فذلہ کان قد اسلم مضر کو برانہ کو کہیے کہ وہ مسلم تھے

(ابو داؤد)

۵۔ ہم سبھی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کھانسی بنی لوی پہلے شخص میں جنہوں نے جو کے بنی انحر شروع کیا قرین اس دن جمع ہوتے اور وہ انہیں خطاب کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتاتے کہ میری لہجہ میں سے ہو گئے آپ صلی

لفظ طے و تک و سلم کا عمل بحث ذکر کرتے "تپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پہلی اور  
 تپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایمان کی تین کشتیاں تھیں اور شرابی عقل مند  
 بالیقینی شاہدنا نجویا و دعوتہ لقاقریش نبی الحق خدا لانا  
 (فصل میں اس وقت موجود ہوتا ہے تپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دعوت و ہدیہ  
 اور قریش اس کو پست کرنے کی کوشش کرتے) (تاریخ ۱۱: ۱۱۱)  
 امام بخاری نے یہ روایت حضرت کعب سے کتب احادیث میں نقل کی ہے۔  
 (تاریخ ۱۱: ۱۱۱)

میں کہتا ہوں امام جوہر نے بھی داکٹر احیاء میں اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے حضرت  
 کعب اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایمان نبوت کے درمیان ۳۰ سال کی  
 مدت کا خلا ہے میں نے یہ روایت بینہ انہی الفاظ میں کتب المعجزات کی ابتداء  
 میں نقل کی ہے۔

### (فصل)

ابن سعد نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ جب  
 اصحاب ملی کا فکر آیا تو حضرت عبداللہ بن ابی سہلؓ نے چمکے اور کہے  
 لاہم لن نعمرہ بمنع رجلہ فلتنع رجالک  
 لا یغلبون صلیبہم ومحالہم عدوا محالک  
 (اسے لٹ بر آوی اپنے سر کی طاقت کرنا ہے تو بھی کعب کی طاقت نہ کرنا  
 صلیب جوت گھر بھی نہ نہیں ہوگی۔)  
 بلکہ لوگوں نے یہ سہرا بھی نقل کیا ہے۔

والنصر علی ل الصلیب وعا بدیہ الیوم آلیک  
 یہ واضح طور پر ثابت کر رہا ہے کہ وہ اپنی جتنی چاہے کہ وہ صلیب اور اس  
 کی مہلت کرنے والوں سے عداوت کا اظہار کر رہے ہیں۔

فلقت ابن سعد میں مختلف اند کے ساتھ ہے کہ حضرت عبدالعطلب نے  
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا۔

|                         |                                   |
|-------------------------|-----------------------------------|
| لا تعظی عن بی بی دلی    | میرے بیٹے کے بارے میں بھی غفلت نہ |
| وجدته مع غلمان قریبا من | کرا میں نے اسے بچوں کے ساتھ مل کر |
| السيرة ولن احوز الكتاب  | سیرہ میں دیکھا ہے اور اس کتاب     |
| بمولود بی بی دلی حاضرا  | میرے بیٹے کے بارے میں کہتے ہیں۔   |
| (المحدث احمد)           | اس امر کا بھی ہے۔                 |

## فصل

### دین حنیفی پر قائم لوگ

۱۔ محدث برادرِ حاکم نے مسندِ حاکم میں روایت کی کہ حج قرآن دیکھتے ہوئے میرا خادم  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔  
لا یساو ورقہ بن نوفل فلسی قد ورقہ بن نوفل کو یہاں کہہ میں نے یہ  
روایت کہ جنتہ (۱۲۲) کے لئے جنت دیکھی ہے۔

۲۔ محدث برادر نے حضرت ہاجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہم نے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہہ میں نے یہاں سے کہہ میں عرض کیا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دارِ جنت میں بھی قبلہ کی طرف رخ ہو کر کہتے تھے میرا  
دین ایسا ہی ہے "اور میرا خدا" حضرت ابراہیم کا خدا ہے "اور میرا جبرہہ کا خدا ہے  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے اور حضرت یحییٰ بن مریم کے درمیان ایک  
امت کا مشرک کا ہم نے ورقہ بن نوفل کے ہاتھ میں پھاڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
آلہ وسلم وہ بھی قبلہ رخ ہو کر کہتے تھے میرا خدا وہی ہے جو یہاں میرا دین بھی  
انہی کی طرح ہے تو فرمایا۔

رفیقہ ہمیشی من بطن الجنة میں نے انہیں جنت میں دیکھا ہے اور  
علیہ حلۃ من سندس ربی علی تھا

امام ابو نعیم نے وہاں کی بھی حضرت امی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا کہ  
میں نے معاویہ غزوہ کے بارے میں اپنی قوم کو خطاب کرتے ہوئے مکہ کی طرف اشارہ  
کرتے ہوئے اس طرف سے حق آئے گا وہ پہنچتے حق سے کیا مراد ہے قربات حضرت  
انہی میں غالب کی نسل سے ایک شخص پیدا ہو گا جو ہمیں مکہ انصار 'راخی' نامی ایک اور  
نسل سے ملے گا انہی فتنوں کی طرف دعوت دے گا یہاں وہ میرا کہ تم اسے قتل کرنا  
اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو میں سب سے پہلے اس کو مار لوں گا۔

امام ابو نعیم محمد بن یحییٰ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا میں جاہلیت کے دور  
میں اپنی قوم کے بڑوں کو حقیقہ میں کہتا تھا اور جانتا تھا یہ باطل ہیں اور وہ جوں کی  
بھرت کرتے۔

امام ابو نعیم نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا جعفر صادق  
بنی سلمیٰ رضی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہی فوت ہوا یہ بھی فرمایا جیسی ہے 'حق' کو برادر  
کو کہے گا وہ اسلام نہ پہنچے تھے۔ خراسانی اور ابن عباس نے کتب میں جہاد سے نقل  
کیا کہ موسیٰ بن عمار دعوت حق اور جنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کہتے  
اور اپنی موت کے وقت انہوں نے اپنے چنے ہوئے کو اس کے پاس سے وصیت بھی  
کہ میں نے تمام روایت کتب المعجزات میں ذکر کی ہے۔

امام بیہقی اور ابو نعیم نے وہاں کی بھی نقل کیا کہ محمد بن حنیف جہمی نے  
جاہلیت میں شرک ترک کر دیا وہ اللہ کی خاطر فدا ہوا کرتے اور زندہ رہے حتیٰ کہ  
مسلک ہوئے میں نے یہ روایت بھی احمد کتب المعجزات میں ذکر کی ہے۔

امام طبرانی نے ہکیم کبیر میں وجہی ثعلبہ کی حد سے حضرت غالب بن ابی ریحہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کی خدمت میں تھے  
تاکہ ہوا تو فرمایا 'اللہ تعالیٰ قس'، دم قرآن 'عرض کیا کیا بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وہ کہ وہ علم آپ پہلی ٹیٹ علیہ السلام کیسے، رحم کی دعا فرما رہے ہیں، فرمایا اے اس لئے کہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہیں، تھے۔

### فصل

شیخ فرسجی نے "المسل والمسل" میں لکھا کہ عربوں کی وہ اقسام ہیں جس طرح

مسلم

مسلم کی کئی اقسام ہیں۔

۱۔ خالق قیامت اور دوبارہ زندگی کا انکار کرتے اور کہتے زندگی و فنا ہر کی وجہ سے ہے انہی کے بارے میں آیت تھیں کا قرآن ہے۔

وقالوا ما هي الا حيايات الدنيا  
نموت ونحيا وما يهلكنا الا  
القدر وما لهم بئلك من علم  
ان هم لا يظنون

اور بولے وہ تو نہیں مگر یہی عادی دنیا کی  
زندگی مرتے ہیں اور جیتے ہیں۔ اور ہمیں  
ہلاک نہیں کرتا مگر قدر ہے اور انہیں اس کا  
علم نہیں وہ تو نہ لگاتے نہ ڈالتے ہیں۔

(البقرہ: ۲۴)

۲۔ خالق اور تخلیق و ابداع مانتے مگر دوبارہ زندگی (قیامت) کا انکار کرتے اس آیت مبارکہ میں انہیں کا ذکر ہے۔

قل من يحيى العظام وهي رميم  
تب وہ بالکل گل گئی۔

(نہ: ۷۸)

۳۔ بعض لوگوں میں سے خالق اور دوبارہ زندگی مانتے مگر رسولوں کا انکار کرتے، بت پستی کرتے اور یہ عقیدہ رکھتے کہ یہ بت آخرت میں آیت تھیں کے ہاں شیعہ ہو گئے اور تموندے سے جہنم کو بلو ذکر انکار وہ اسی پر تھے۔

## عبد کی تین اقسام

ہو۔ سے اشد سے عبد کی تین اقسام ہیں اقسام کا علم تاریخ و احادیث سے  
 ہم اس کے علم کو حاصل کر لیتے ہیں۔ خصوصاً فقہاء صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 وہ تین اقسام ہیں۔ ان کو یہ کہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے طہارت ادا کرنا  
 ہے۔ اس میں عرب غفلت کر چکا ہے۔ ان کی غفلت میں غفلت ہو چکی ہے کہ طہارت  
 وہ اہم ہے۔ یہ غفلت میں وہ چکا اس کو یہ کہتے ہیں کہ اس سے اپنے اپنے کے شرع کی مدد ملتی  
 ہے۔ وہی ہے۔ اس سے انہوں نے اپنی غفلت کو کہ غفلت و سرکشی کی وصیت فرمائی اور  
 انہیں حکام اطاعت پر مجبور کیا۔ انہیں غفلت و سرکشی سے منع کیا اور ان کی ہر گت سے اجاہد و  
 انہوں نے فرمایا۔

یہ وہ اہم ترین و اہم ترین ہے۔  
 اور انہیں جو گھسیں، چھو کر فرمایا۔

لا اثم ان المرء يمنع رجليه فاصع رجليه  
 لا يعين صليبه وصالحهم عدوا وحاشك  
 (اے اللہ تعالیٰ اپنے سرور کی عظمت کرتا ہے تو میں اپنے گھر کی عظمت فرماتا ہوں  
 کی صلیب اور اس طرح کہ غلبہ نہیں آسکتا)

اس کو یہ کہتے ہیں کہ اس نے اپنے فضل میں فرمایا کوئی بھی ظلم نہ کرے  
 نہ اس میں نہ گا۔ اس سے ہر کوئی خود لیا جائے کہ ایک ظلم تو ہی فوج ہو جائے۔  
 اس سے یہ کہ نہیں لایا یا تھا۔ اس سے اس کی غفلت و سرکشی سے منع فرمایا۔

یہ وہ اہم ترین و اہم ترین ہے۔  
 اس سے انہوں نے اپنی غفلت کو کہ غفلت و سرکشی کی وصیت فرمائی اور  
 انہیں حکام اطاعت پر مجبور کیا۔ انہیں غفلت و سرکشی سے منع کیا اور ان کی ہر گت سے اجاہد و  
 انہوں نے فرمایا۔

ان کے بعد وہ وہاں سے اٹھ کر پہلے پہل پہنچے کہ وہاں ان کے ساتھ کے  
نے حج مکہ کی کتب

پہلے پہل پہنچے کہ وہاں ان کے ساتھ کے

وہاں پہل پہنچے کہ وہاں ان کے ساتھ کے

ان کے بعد وہ وہاں سے اٹھ کر پہلے پہل پہنچے کہ وہاں ان کے ساتھ کے  
نے حج مکہ کی کتب

وہاں پہل پہنچے کہ وہاں ان کے ساتھ کے  
ان کے بعد وہ وہاں سے اٹھ کر پہلے پہل پہنچے کہ وہاں ان کے ساتھ کے  
نے حج مکہ کی کتب

وہاں پہل پہنچے کہ وہاں ان کے ساتھ کے  
ان کے بعد وہ وہاں سے اٹھ کر پہلے پہل پہنچے کہ وہاں ان کے ساتھ کے  
نے حج مکہ کی کتب

وہاں پہل پہنچے کہ وہاں ان کے ساتھ کے

وہاں پہل پہنچے کہ وہاں ان کے ساتھ کے  
ان کے بعد وہ وہاں سے اٹھ کر پہلے پہل پہنچے کہ وہاں ان کے ساتھ کے  
نے حج مکہ کی کتب



لولا ان تسبني العرب لانت  
ان الذي احياك بعد يس  
سبحي العظام وهي رميم  
بہ زندہ فریلا اور وہ ہڈیوں کو وہلا زندہ  
فریلا گد

اس کے بعد وہ قسمت پر بھی ایمان لے آئے اور اپنے مشہور قصیدہ میں کہہ  
یوخر فیوضع فی کتاب فیدخر ایوم الحساب لو یعجل قبلہ  
اکتب میں حج کر کے اہل کو صلب کے دن کے لئے رکھ لیا جائے گا یا ہڈی  
میں فحش لایا جائے گا۔

بعض عرواں پر جب سوہ آتی تو وہ لوگوں سے کہتے میرے ساتھ میری سواری کو  
بھی دلی کرنا تاکہ وہ میرے ساتھ ہی اٹھے اگر تم نہیں کر کے تو ہمارے پیدل ہی  
میدانِ مٹریں ہوں گے جاہلیت میں حدود الٰہی شہاد کو وہ حرام جانتے جنہیں قرآن  
نے حرام قرار دیا تھا۔ یہی 'بغی' ہیں 'فحش' اور 'پوربگی' کے ساتھ نکاح حرام جانتے  
طواف کرنے کے لئے سعی کرتے، نیچے کہتے 'حرام منکح' یا 'کرتے' قربانی کرتے  
دی ہمار کرتے، میمنہ کا احترام کرتے، اموات کو قتل نہ کئے دینے میں دس طہارات  
فعلیہ پر قائم رہتے ہیں کا حکم میدا ابراہیم علیہ السلام کو مطلقاً وعدہ دیا کرتے، مسکن  
نوازی کرتے، چار کا ہاتھ لگاتے، عرواں میں ایذا دینے اور ایسی اور توجہ قائم اور مشہور  
تھی۔ سب سے پہلے جس نے اسے تبدیل کیا اور عرواں کی پرستش شروع کی اس کا نام  
مہادی گی ہے۔  
(العلی والعلی ص ۲۸۸)

ابن جوزی نے التلخیص میں لکھا جاہلیت میں من لوگوں نے عرواں کی پرستش ترک کر  
دی تھی مثلاً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرواں میں نہیں "مہادی"  
من ابلیس، عرواں میں عورت، "ورقہ" عرواں میں "نوحی" عرواں میں "ابوبکر صدیق" "مہادی"  
نفس میں سلوک الہادی اور ابوبکر صدیق میں صبر۔

القول

میں نے ہم فخریہی دہائی کو چھانٹوں نے اس ہے وہاں کی فراہم کے کہ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم تہہ تہید ہے تھے اس کی اسرار التشریف کی عبادت ہے  
ہے۔

مفتعل یہ ہے کہ آؤر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دھڑ نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں اس پر درج ذیل دلائل ہیں۔

۱۔ تمام انبیاء کے آہم کافر تھیں

—wzbyć

۱۔ لفظ تعلی کا اर्थ ہو گراں ہے۔

الذی یراک حین تقوم  
وتقیث فی الساجدین  
(الشعر: ۸۸-۸۹)

جو جیسی دیکھا ہے جب تم کھڑے ہو گے  
جو نور انوار میں جیسا کہ تھکے ہو گے کہ

لم ارى قطي من اصحاب  
 مطهرين الى ارحام الطاهرات  
 في بيت پاک چشم سے پاک رہوں گی  
 طرف نظر ہوتا رہا ہے۔  
 انہ قبل کا قربن مبارک ہے۔  
 انما العشر کون نجس  
 شرک نہ ہو پاک ہے۔

(النویۃ - ۲۵۸)

تو خودی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تہہ و بہہ میں کوئی بھی  
 شرک نہ ہو واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

# الْعَظِيمُ وَالْمُسْتَه سِيَرُهُ

أَنَّ أَبَوِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
فِي الْجَنَّةِ

بِإِشْرَافِ الْعُلَمَاءِ فَجَلَّاتِ الْفِرْدَوْسِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ السَّيِّدِي

تَمُتُ فِي شَهْرِ رَجَبِ ١٢٩١ هـ ١٨٧٤ م

قَدْ تَرَكْتُهُ وَتَرْكُهُ وَتَرْكُهُ  
الْمَكْتُوبَةُ الْمُحْتَمِلَةُ الْفِرْدَوْسِ السَّيِّدِي